



بُنیادی عَقائد اور معمولاتِ اہلسنت

پیشکش
مجلسِ افتاءِ اسلامی

بنیادی عقائد
اور
معمولاتِ اہلسنت

پیش کش: مجلسِ افتاء

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

وَعَلَىٰ إِلَيْكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

- نام کتاب : بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت
 مؤلف : مفتی فضیل رضا قادری عطاری مدظلہ العالی
 پہلی بار :
 تعداد :
 ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی
 مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

فون: 021-32203311	01	*..... کراچی: شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
فون: 042-37311679	02	*..... لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ
فون: 041-2632625	03	*..... سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار
فون: 058274-37212	04	*..... کشمیر: چوک شہیدان میرپور
فون: 022-2620122	05	*..... حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن
فون: 061-4511192	06	*..... ملتان: نزد پتیل والی مسجد اندرون بوٹر گیٹ
فون: 044-2550767	07	*..... اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال
فون: 051-5553765	08	*..... راولپنڈی: فضل داد پلازہ کینی چوک اقبال روڈ
فون: 068-5571686	09	*..... حسان: پورہ درانی چوک نہر کنارہ
فون: 0244-4362145	10	*..... نواب شاہ: پکرا بازار نزد MCB
فون: 071-5619195	11	*..... سکھر: فیضانِ مدینہ بیران روڈ
فون: 055-4225653	12	*..... گوہر انوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڈ گوجرانوالہ
	13	*..... پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور سٹریٹ صدر

www.dawateislami.net, E.mail: ilmiya@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نَبِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ لِعِنِّي مُسْلِمَانِ كِي نَبِيَّتِ

اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، یحییٰ بن قیس، ج ۶، ص ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مدنی پھول:

{۱} بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

{۲} جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعویذ و {۴} تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ کے اوپر دی

ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس

کتاب کا اوّل تا آخر {۶} حتیٰ الوسع باؤضو اور {۷} قَبْدِ رُو مَطَالَعِہِ کروں گا۔ {۸} قرآنی

آیات اور {۹} احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ {۱۰} جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک

آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۱۱} جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّى اللهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ {۱۲} نیز صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کے نام کے ساتھ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهُ اور رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ پڑھوں گا۔ {۱۳} کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو

ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف

زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

پیش لفظ

از مفتی فضیل رضا قادری عطاری مدظلہ العالی

علم عقائد ایک اہم علم ہے اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات و صفات، انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے فضائل و احوال، قیامت اور اس کے متعلقات کو بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں یہ بیان ہوتا ہے کہ ذات و صفاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں مسلمانوں کو کیا عقیدہ رکھنا چاہئے، انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضراتِ صحابہ اور اولیاءِ رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِينَ کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہئے، قیامت و احوالِ قیامت کیا ہیں، جنت و دوزخ کسے کہتے ہیں اور ان کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہئے، کن کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے اور کن چیزوں کا انکار آدمی کو کفر و گمراہی کے عمیق گھڑے میں پھینک دیتا ہے اور کون سے ایسے افعال ہیں جن کے کرنے سے آدمی دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ”بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت“ میں اسلام کے بنیادی عقیدوں اور معمولاتِ اہلسنت کے متعلق خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِئِ کی عقائد پر مشتمل مختصر تصنیف ”کتاب العقائد“ اور مفتی خلیل خان برکاتی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی تصنیف ”ہمارا اسلام“ اور صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی شہرہ آفاق تصنیف ”بہارِ شریعت حصہ اول و نہم“ سے استفادہ کیا گیا ہے علاوہ ازیں جہاں جہاں لائق اور دارالافتاء اہلسنت سے جاری ہونے والے فتاویٰ سے بھی مدد لی گئی ہے خاص بات یہ کہ اس میں عوام الناس کی ذہنی سطح کا خیال رکھتے ہوئے سوال و جواب کے انداز میں کافی تسہیل سے کام لیا گیا ہے تاکہ عقائد کا بیان پڑھتے ہوئے عوام کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح آسان و

سہل اُردو میں ”معمولاتِ اہلسنت“ کو جو کہ بلاشبہ مستحسن و باعثِ خیر و برکت اعمال ہیں ان کے متعلق پُر مغز معلومات کو دلائل و حوالہ جات کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے تاکہ لوگ معمولاتِ اہل سنت کو واضح دلائل کی روشنی میں بخوبی جان سکیں اور جائز و مستحسن بات کو غلط فہمی و کم علمی کی بناء پر ناجائز و حرام نہ کہیں۔ اور اس طرح کے بے جا اعتراضات کرنے والے بہک جانے والے افراد کے دام فریب میں نہ آئیں اسکولوں اور کالجوں کے طالب علموں کے لئے بھی یہ کتاب کافی مفید ثابت ہوگی بشرطیکہ ان بنیادی باتوں کو توجہ سے پڑھیں اور ان ضروری عقائد کو سمجھ کر ذہن نشین کریں بلکہ میں تو کہوں گا کہ اگر اسے اسکولوں اور کالجوں کے نصاب میں شامل کر لیا جائے تو اس سمت سے بھی مسلمانوں کی بڑے پیمانے پر خیر خواہی ہوگی اللہ تعالیٰ اسے قبولِ عام نصیب کرے اور مجھے اخلاص کی دولت کے ساتھ باقیاتِ صالحات کی خوب کثرت کی توفیق عطا فرمائے۔

ابوالحسن فضیل رضا القادری العطارى عَقَائِدُ اَنْبِيَاىِ

.....

مسواک کی فضیلت

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان برکت نشان ہے:

السَّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِقَلْمِ مَرْصَاةٌ لِلرَّبِّ يَعْنِي ”مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کا سبب ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، ص ۲۴۹۰، حدیث ۲۸۹)



فہرست (حصہ اول)

بنیادی عقائد

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
44	حوضِ کوثر	09	ذات و صفاتِ باری تعالیٰ
45	جنت کا بیان	12	نبوت کا بیان
48	دوزخ کا بیان	19	معجزات کا بیان
52	ایمان کا بیان	21	قرآن شریف کا بیان
55	کفریہ کلمات کا بیان اور مرتد کے احکام	24	ملائکہ کا بیان
73	خلفائے راشدین	25	تقدیر کا بیان
79	عشرہ مبشرہ	30	موت اور قبر کا بیان
80	امامت کا بیان	34	قیامت اور اس کی نشانیاں
82	اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللہ	42	حساب کا بیان
		43	صراط

.....



فہرست (حصہ دوم)

معمولاتِ اہلسنت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
111	اذان و اقامت سے قبل درو پاک پڑھنا	86	ندائے یارسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
113	انگوٹھے چومنا	89	استمدا و استعانت
115	قبر پر اذان	91	توسل کرنا
116	نماز کے بعد ذکر	95	ایصالِ ثواب
117	بڑی راتوں میں عبادت	100	کسی بزرگ کا عرس منانا
119	شرک و بدعت	103	پختہ مزار اور قبۃ بنانا
124	میلا د شریف منانا	104	مزارات پر پھول چادر ڈالنا
128	تقلید کی ضرورت و اہمیت	106	زیارتِ قبور
134	ماخذ و مراجع	108	نذر و نیاز
		110	تبرکات کی تعظیم

.....

حصہ اول (بنیادی عقائد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذات و صفاتِ باری تعالیٰ

سوال ﴿ کیا دنیا ہمیشہ سے ہے؟

جواب ﴿ جی نہیں۔

سوال ﴿ کیا دنیا ہمیشہ رہے گی؟

جواب ﴿ نہیں، کیونکہ یہاں کی ہر چیز کیلئے ایک عمر ہے۔ پہلے وہ پیدا ہوتی ہے اور جب تک اس کی عمر ہے باقی رہتی ہے، پھر فنا ہو جاتی ہے۔

سوال ﴿ دنیا کی چیزیں پیدا اور فنا کرنے والا کون ہے؟

جواب ﴿ اللہ تعالیٰ۔

سوال ﴿ وہ کب پیدا ہوا اور کب تک رہے گا؟

جواب ﴿ وہ پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی فنا ہو گا۔ پیدا وہ چیز ہوتی ہے جو پہلے نہ ہو خود سے ہمیشہ سے نہ ہو جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، سب کو وہی پیدا کرتا ہے اسے کسی نے پیدا نہیں کیا، وہی سب کو فنا کرتا ہے اور اسے کوئی فنا نہیں کر سکتا اس کا ہونا ضروری ہے اور عدم یعنی نہ ہونا محال (ناممکن) ہے۔

سوال ﴿ کیا اکیلے اُس نے ساری دنیا بنا ڈالی یا کوئی اور بھی اس کے ساتھ شریک ہے؟

جواب ﴿ کوئی اس کا شریک نہیں، سب اس کے بندے اور اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں، وہ اکیلا تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے، وہ بڑی قدرت والا ہے، کوئی ذرہ اس کے حکم کے بغیر ہل نہیں سکتا۔

سوال ﴿﴾ کیا ماں باپ سے بڑھ کر بھی کوئی مہربان ہے؟

جواب ﴿﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ماں باپ سے بڑھ کر بلکہ سب سے زیادہ مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

سوال ﴿﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں یہودی، عیسائی اور مشرکین کیا کہتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ یہودی حضرت عَزِيزُ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو اور عیسائی حضرت عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ کو اور اس کے ساتھ مخلوق میں سے کسی نہ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ یہ سب کفر ہے اور مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف ہے کفار و مشرکین جیسا اسے ماننے کا حق ہے سچے دل سے اس طرح نہیں مانتے کفریہ و شرکیہ اقوال و افعال میں مبتلا رہتے ہیں بُرے عقیدے رکھتے ہیں اور ہاں نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نبوت کا بھی انکار کرتے ہیں ان پر ایمان لا کر اور ان کی لائی ہوئی شریعت کی ہر ہر بات کو سچے دل سے قطعی تصدیق کرنا اسلام میں داخل ہونے اور نجات کے لئے ضروری ہے اس سے انکار کرتے ہیں۔

سوال ﴿﴾ مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ یکتا ہے، وہ نہ کسی کا باپ، نہ بیٹا، نہ کوئی بیوی، نہ رشتہ دار، وہ سب سے بے نیاز ہے اور ساری مخلوق اس کی پیدا کردہ اور اسی کی محتاج ہے وہ سارے عالم کا پاک پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

سوال ﴿﴾ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق ہی نہیں۔ اس کی نعمتیں اور اس کے احسان بے انتہا ہیں، وہی اس کا مستحق یعنی حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے وہ عالمین کا

رب ہے سارے عالم کا خالق و مالک ہے وہی عبادت کے لائق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

سوال ﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ﴾ کے بارے میں کچھ اور عقائد بھی بتائیں جن کا جاننا ضروری ہے؟

جواب ﴿وہ ہر کمال و خوبی کا جامع اور ہر عیب و نقصان اور برائی سے پاک ہے۔ وہ ظاہر اور چھپی ہر چیز کو جانتا ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ جیسے اس کی ذات یعنی وہ خود ہمیشہ سے ہے اس کی تمام صفات (خوبیاں) بھی ہمیشہ سے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ سے زندہ، قدرت والا، سننے والا، دیکھنے والا، کلام کرنے والا، ارادہ فرمانے والا ہے، وہی تمام جہان کا بنانے والا ہے۔ آسمان، زمین، چاند، تارے، آدمی، جانور اور جتنی چیزیں ہیں سب کو اسی نے پیدا کیا۔ وہی پالتا ہے سب اسی کے محتاج ہیں۔

سوال ﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ﴾ قدرت والا ہے اس بارے میں کچھ بتائیں؟

جواب ﴿سارے اختیارات کا مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے۔ روزی دینا، زندگی دینا، موت دینا اس کے اختیار میں ہے۔ وہ سب کا مالک ہے، جو چاہے کرے اس کے حکم میں کوئی خلل نہیں ڈال سکتا، گناہ معاف فرمانے والا، توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بغیر اُس کے چھوڑے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ عرّت، ذلت اس کے اختیار میں ہے، جسے چاہے عرّت دے، جسے چاہے ذلیل کرے، جسے چاہے امیر کرے، جسے چاہے فقیر کرے۔ جو کچھ کرتا ہے حکمت ہے، انصاف ہے، اس کا ہر کام حکمت ہے، بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ مسلمانوں کو جنت عطا فرمائے گا، کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا۔ الغرض وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اسے کوئی روکنے والا نہیں بلکہ مخلوق میں سے کسی کو بھی جو اختیار حاصل ہے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے، بغیر اس کے دیئے کوئی کچھ نہیں

کر سکتا۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا اور قیامت قائم فرمائے گا مسلمانوں کو جنت میں بھیجے گا اور کفار کو دوزخ کی بھڑکتی آگ میں داخل کرے گا بعض گنہگار مسلمانوں کو بھی جب تک چاہے گا گناہوں کی سزا کے طور پر دوزخ کی آگ میں داخل کرے گا اور آخر کار انہیں محض اپنے فضل و کرم سے اور اپنے حبیب کی شفاعت سے جنت میں داخل فرمادے گا۔

.....

نبوت کا بیان

سوال۔ نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے بھیجا ان کو ”نبی“ کہتے ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی وہ بشر (انسان) ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔

سوال۔ وحی کیا ہوتی ہے؟

جواب۔ وحی کا لغوی معنی پیغام بھیجنا، دل میں بات ڈالنا، خفیہ بات کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہو۔

سوال۔ پیغمبروں اور دوسرے انسانوں میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ نبی و رسول خدا کے خاص اور معصوم بندے ہوتے ہیں، ان کی نگرانی اور تربیت خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صغیرہ کبیرہ گناہوں سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ عالی نسب، عالی حسب (یعنی بلند سلسلہ خاندان) انسانیت کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچے ہوئے، خوبصورت، نیک سیرت، عبادت گزار، پرہیزگار، تمام اخلاقِ حسنہ سے آراستہ اور ہر قسم کی برائی سے دور رہنے والے ہوتے ہیں، انہیں عقلِ کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی

عقل سے درجوں بلند و بالا ہوتی ہے۔ کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل کسی سائنسدان کی فہم و فراست اس کے لاکھوں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتی اور عقل کی ایسی بلندی کیوں نہ ہو کہ یہ اللہ کے لاڈلے بندے اور اس کے محبوب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر ایسی بات سے دور رکھتا ہے جو باعثِ نفرت ہو، اسی لیے انبیاءِ کرام کے جسموں کا برص (سفید داغ) جذام (کوڑھ) وغیرہ ایسی بیماریوں سے پاک ہونا ضروری ہے جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ پھر تمام مخلوق میں سارے نبیوں میں سب سے بڑھ کر عقلِ کامل و اکمل ہمارے نبی مکرم حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائی گئی ہے چنانچہ حضرت وَہب بن مَنبہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں میں نے اکہتر اے آسمانی کتابوں میں لکھا دیکھا ہے کہ روزِ اول سے قیامت قائم ہونے تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی گئی ہے وہ سب ملکر حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے دنیا کے تمام ریگستان کے سامنے ریت کا ایک دانہ (ذره)۔^(۱)

سوال جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے جیسا بشر یا بھائی برابر کہے وہ کون ہے؟

جواب حضور سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے جیسا بشر یا بھائی برابر کہنے والے یا کسی اور طرح حضور کا مرتبہ گھٹانے والے مسلمان نہیں، گمراہ، بددین ہیں۔ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ کافروں کا یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبیوں کو اپنے جیسا بشر کہتے تھے اسی لیے گمراہی اور کفر میں پڑے۔^(۲)

سوال نبیوں کو غیب کا علم ہوتا ہے یا نہیں؟

①..... فتاویٰ رضویہ، ۱۳۹/۳۰، ملخصاً

②..... ہمارا اسلام، حصہ اول، ص ۲۰

جواب ﴿ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں۔ حساب کتاب، جنت و دوزخ، ثواب عذاب، حشر نشر، فرشتے وغیرہ غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟ یہ وہی بتاتے ہیں جن تک عقل نہیں پہنچتی مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ تعالیٰ کے دیئے سے ہے لہذا ان کا علم عطائی (اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا) ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے جس کی کوئی حد نہیں اور اس کی صفت ہے ہمیشہ سے ہے۔ اس طرح علم غیب نبیوں اور رسولوں کے لئے ماننے والے کو شرک کا الزام دینا بھی حماقت اور خود کفر و شرک کے معنی سے ہی جہالت ہے اور سخت گمراہی کی بات ہے بلکہ مطلقاً انبیائے کرام کے لئے علم غیب کا انکار کرنا تو قرآن کریم کی نص قطعاً کے انکار کی وجہ سے کفر ہے۔

سوال ﴿ کیا کوئی عبادت و ریاضت سے نبوت حاصل کر سکتا ہے؟

جواب ﴿ ہرگز نہیں، نبوت بہت بلند اور بڑا مرتبہ ہے۔ کوئی شخص عبادت وغیرہ سے حاصل نہیں کر سکتا، چاہے عمر بھر روزہ دار رہے، رات بھر سجدوں میں رویا کرے، تمام مال و دولت خدا کی راہ میں صدقہ کر دے، اپنے آپ بھی اس کے دین پر فدا ہو جائے یعنی جان قربان کر دے مگر اس سے نبوت نہیں پاسکتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے ہمارے پیارے آقا و مولیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اب کوئی نبی ہرگز نہ آئے گا جو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو آخری نبی نہ مانے مسلمان نہیں کافر و مرتد ہے بلکہ آخری نبی ہونے میں شک ہی کرے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن ہی کہے کھلا کافر ہے کہ اس کا حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے پر ایمان ہی نہیں اور مسلمان ہونے کے لئے آپ کو اللہ کا آخری نبی صدق دل سے قطعیت کے ساتھ تسلیم کرنا ضروری ہے۔

سوال ﴿ کسی نبی کی تعظیم و توقیر نہ کرنا کیسا؟

جواب ﴿ انبیاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تمام مخلوق سے افضل ہیں، ان کی تعظیم و توقیر یعنی عزت و احترام فرض اور ان کی ادنیٰ توہین یعنی گستاخی یا تکذیب یعنی جھٹلانا کفر ہے۔ آدمی جب تک ان سب انبیاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو نہ مانے مومن نہیں ہو سکتا۔ شیطان اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی بے ادبی اور گستاخی کرنے ہی کی وجہ سے ملعون قرار دیا گیا۔ پتا چلا کہ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی بے ادبی شیطانی کام ہے اب آخری نبی ہمارے نبی مکرم محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی لائی ہوئی شریعت کو ماننا مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے اب کوئی نیا نبی اور نئی شریعت نہیں آئے گی۔

سوال ﴿ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا کیا مقام ہے؟

جواب ﴿ اللہ تعالیٰ کے دربار میں انبیاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی بہت عزت اور بڑا مقام ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے اس کے محبوب ہوتے ہیں ان پر وحی نازل ہوتی ہے انہیں طرح طرح کے کمالات و معجزات عطا کئے جاتے ہیں ساری مخلوق میں سب سے افضل رتبہ انبیاءِ کرام ہی کا ہوتا ہے حتیٰ کہ فرشتوں سے بھی افضل ہوتے ہیں۔

سوال ﴿ رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿ انبیاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ میں سے جو نئی شریعت لائے ان کو رسول کہتے ہیں۔

سوال ﴿ جو نبی وفات پاچکے انہیں مردہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب ﴿ تمام انبیاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اپنی قبروں میں ایسے زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، ایک آن (گھڑی بھر) کے لئے ان پر موت آئی پھر زندہ ہو گئے۔ جو انہیں مردہ کہے گراہ بد دین، شیطان کے راستہ پر چلنے والا ہے اس کے تو سائے سے بھی دور رہنا چاہئے۔

سوال ﴿﴾ کیا سارے انبیاء کرام برابر ہیں؟

جواب ﴿﴾ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نبی ہونے میں برابر ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہے۔ بعض کا مرتبہ بعض سے اعلیٰ ہے۔ سب سے بڑا رتبہ ہمارے آقا و مولیٰ سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ہے۔

سوال ﴿﴾ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا مقام سب سے بلند اور اعلیٰ کیوں ہے؟

جواب ﴿﴾ تمام انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو جو کمالات جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ عالی میں جمع فرمادیئے اور حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خاص کمالات جو دوسرے انبیاء میں نہیں تھے وہ بھی بہت زائد ہیں۔ حضور ساری مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔

سوال ﴿﴾ سب سے آخری نبی کون ہیں؟

جواب ﴿﴾ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ختم فرمادیا۔

سوال ﴿﴾ جو کہے کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب ﴿﴾ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ جو شخص حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے یا آپ کے آخری نبی ہونے میں شک ہی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ سچے دل سے قطعیت کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔

سوال: ﴿اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ﴾ تک پہنچنے کا کیا راستہ ہے؟

جواب: ﴿خدا کی راہ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ﴾ ہی کے ذریعے ملتی ہے اور انسان کی نجات کا دار و مدار (انحصار) انہیں کی فرمانبرداری پر ہے۔

سوال: ﴿کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟﴾

جواب: ﴿نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور ان میں سے بھی فقط مرد، کوئی عورت نبی نہیں ہو سکتی البتہ رسول انسانوں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ فرشتوں میں بھی رسول ہیں۔﴾

سوال: ﴿قرآن مجید میں کن انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا ذکر ہے؟﴾

جواب: ﴿اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ﴾ نے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے ہمارے آقا حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک بہت نبی بھیجے، قرآن پاک میں جن کا ذکر ہے، ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں: حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت اسمعیل عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت اسحاق عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت سلیمان عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت ایوب عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت زکریا عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت یحییٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت الیاس عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت اٰیْسَیَّع عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت ادريس عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت ذُو الْکِفْلِ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت عَزْرَیْمُ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

السَّلَامُ، حضور سید المرسلین مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سوال: کیا غیر نبی (جو نبی نہیں) کے پاس بھی وحی آتی ہے؟

جواب: وحی نبوت غیر نبی کے پاس نہیں آتی، جو اس کا قائل یعنی ماننے والا ہو وہ کافر ہے۔

سوال: کیا انبیاء کے سوا اور کوئی بھی معصوم ہوتا ہے؟

جواب: ہاں، فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں۔

سوال: معصوم کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے اس کا گناہ کرنا ممکن ہو۔

سوال: کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں؟

جواب: انبیاء عَلَيْهِ السَّلَامُ اور فرشتوں کے سوا معصوم کوئی بھی نہیں ہوتا، اولیاء کو

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیاء اور فرشتے ہی ہیں۔

سوال: دنیا میں سب سے پہلے آنے والے نبی کون ہیں؟

جواب: دنیا میں سب سے پہلے آنے والے نبی آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ ہیں ان سے پہلے

آدمیوں کا سلسلہ نہ تھا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قدرتِ کاملہ سے بغیر ماں

باپ کے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ یعنی نائب بنایا اور علمِ اسماء عنایت کیا۔ فرشتوں کو ان کے

سجدے کا حکم کیا، انہیں سے انسانی نسل چلی، تمام آدمی انہیں کی اولاد ہیں۔

سوال: علمِ اسماء کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے جو حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ کو ہر چیز اور اُس کے ناموں کا علم

عطا فرمایا تھا اس کو علمِ اسماء کہتے ہیں۔

سوال: فرشتوں نے حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ کو کیسا سجدہ کیا تھا؟

جواب۔ یہ سجدہ تعظیمی تھا جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا اور سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدہ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی خدا کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔ جو مخلوق میں سے کسی کو سجدہ عبادت کرے گا کافر ہو جائے گا اور تعظیماً سجدہ کرے گا تو سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا کہ ہماری شریعت میں سجدہ تعظیمی بھی حرام ہے۔

.....

معجزات کا بیان

سوال۔ معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ عجیب و غریب کام جو عام طور پر یعنی عادتاً ناممکن ہوں اور ایسی باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں تو ان کو ”معجزہ“ کہتے ہیں^(۱) جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کے عصا کا اڑدھا بن جانا، حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَامُ کا میلوں دور سے چیونٹی کی آواز سن لینا، حضرت داؤد عَلَیْهِ السَّلَامُ کے ہاتھ میں لوہے کا موم کی طرح نرم ہو جانا، حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کا مڑدوں کو زندہ کرنا، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ڈوبے ہوئے سورج کو واپس لوٹانا، چاند کے دو ٹکڑے کرنا وغیرہ۔

سوال۔ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کو معجزات کیوں عطا کئے جاتے ہیں؟

جواب۔ معجزات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کی نبوت کی دلیل ہیں۔ معجزات دیکھ کر آدمی کا دل نبی کی سچائی کا یقین کر لیتا ہے جس کے ہاتھ سے قدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں

①..... کتاب العقائد، ص ۱۹

جن کے آگے سب لوگ عاجز و حیران ہیں ضرور وہ خُدا کا بھیجا ہوا ہے چاہے صدی و دشمن نہ مانے مگر دل یقین کر ہی لیتا ہے اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں۔

سوال ﴿﴾ کیا کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے معجزہ نہیں دکھا سکتا؟

جواب ﴿﴾ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا اور قدرت اس کی تائید نہیں فرماتی۔

سوال ﴿﴾ ہمارے حضور سیدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کتنے معجزات ہیں؟

جواب ﴿﴾ ہمارے حضور سیدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات بہت زیادہ ہیں ان میں سے معراج شریف بہت مشہور معجزہ ہے۔

سوال ﴿﴾ معراج کے معجزے کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب ﴿﴾ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے تھوڑے سے حصہ میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے، وہاں انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی۔ بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے قُرب کا وہ مرتبہ پایا کہ کبھی کسی انسان یا فرشتے، نبی یا رسول نے نہ پایا تھا۔ خداوندِ عالم کا جمالِ پاک اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا، کلامِ الہی سنا، آسمان وزمین کے تمام ملک ملاحظہ فرمائے یعنی دیکھے، جنتوں کی سیر کی، دوزخ کا معائنہ فرمایا یعنی اپنی آنکھوں سے دیکھا، مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک راستے میں جو قافلے ملے تھے صبح کو ان کے حالات بیان فرمائے۔^(۱)

①.... سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت اور معجزات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے کتاب ”سیرت مصطفیٰ“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال ﴿﴾ کیا معراج کا سفر نیند کی حالت میں ہوا تھا؟

جواب ﴿﴾ جی نہیں، بلکہ عین بیداری کی حالت میں ہوا تھا۔

سوال ﴿﴾ یہ معراج جسمِ اطہر کے ساتھ تھی یا فقط روح کی تھی؟

جواب ﴿﴾ یہ معراج جسمِ اطہر اور روح دونوں کے ساتھ ہوئی تھی۔

سوال ﴿﴾ کیا نبی کے علاوہ بھی کسی سے معجزہ ظاہر ہو سکتا ہے؟

جواب ﴿﴾ جی نہیں، معجزہ صرف نبی کے ساتھ خاص ہے۔

سوال ﴿﴾ معجزہ اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

جواب ﴿﴾ وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہو جسے نبی اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرے اور اس سے منکرین عاجز ہو جائیں وہ معجزہ ہے اور ولی سے ظاہر ہو تو کرامت ہے۔^(۱)

.....

قرآن شریف کا بیان

سوال ﴿﴾ دنیا میں کوئی آسمانی کتاب بھی ہے؟

جواب ﴿﴾ جی ہاں۔

سوال ﴿﴾ آسمانی کتاب سے کیا مطلب ہے؟

جواب ﴿﴾ خدا کی کتاب۔

سوال ﴿﴾ کون سی؟

جواب ﴿﴾ قرآن شریف۔

①... قانون شریعت، ص ۲۵

سوال ﴿ اس میں کیا بیان ہے؟

جواب ﴿ اس میں سارے علم ہیں۔

سوال ﴿ وہ کتاب کس لئے آئی ہے؟

جواب ﴿ بندوں کی رہنمائی کیلئے تاکہ بندے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو جانیں اور ان کی مرضی کے کام کریں۔

سوال ﴿ قرآن شریف کس پر اترا؟

جواب ﴿ حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر۔

سوال ﴿ کب اُترا؟

جواب ﴿ آپ کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے زمانے میں اب سے تقریباً چودہ سو برس پہلے۔

سوال ﴿ کیا قرآن شریف کے سوا اللہ تعالیٰ نے کوئی اور کتاب بھی اُتاری تھی؟

جواب ﴿ جی ہاں۔

سوال ﴿ کون کون سی؟

جواب ﴿ سب کتابوں کے نام تو معلوم نہیں، البتہ مشہور کتابیں یہ ہیں۔ تورات شریف،

انجیل شریف، زبور شریف۔

سوال ﴿ یہ کتابیں کن کن انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر نازل ہوئیں؟

جواب ﴿ تورات حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر، زبور حضرت داؤد عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

پر، انجیل حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر نازل ہوئی۔

سوال ﴿ کیا صحیح تورات، صحیح انجیل اور صحیح زبور آج کل کہیں ملتی ہے؟

جواب ﴿ جی نہیں۔

سوال ﴿﴾ کیوں؟

جواب ﴿﴾ عیسائیوں اور یہودیوں نے ان کتابوں میں اپنی مرضی سے گھٹا بڑھا کر کچھ کا کچھ کر دیا، بہت سا مضمون بدل دیا ہے یہ اپنی اصل شکل میں باقی نہیں ہیں۔

سوال ﴿﴾ کیا صحیح قرآن شریف ملتا ہے؟

جواب ﴿﴾ جی ہاں قرآن شریف ہر جگہ صحیح ملتا ہے۔

سوال ﴿﴾ کیا وہ نہیں بدلا؟

جواب ﴿﴾ وہ نہیں بدل سکتا۔ اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہو سکتا۔

سوال ﴿﴾ کیوں؟

جواب ﴿﴾ اس لئے کہ اس کا نگہبان اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور قرآنِ پاک میں اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے۔

سوال ﴿﴾ قرآن شریف کہاں ملتا ہے؟

جواب ﴿﴾ ہر شہر اور ہر گاؤں میں، ہر مسلمان کے گھر میں ہوتا ہے اور مسلمانوں کے بچوں کو بھی یاد ہوتا ہے۔

سوال ﴿﴾ تم نے کیسے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے؟

جواب ﴿﴾ جیسے خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کی طرح کوئی چیز کسی سے نہیں بن سکتی ایسے ہی قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی سے نہیں بن سکی اس سے ہم نے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے۔ آدمی کی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی ہی بنا سکتا۔

سوال ﴿﴾ کیا ہندوؤں کے پاس کوئی خدا کی کتاب ہے؟

جواب ﴿﴾ نہیں۔

سوال ﴿﴾ ہوید کیا ہے؟

جواب ﴿﴾ پرانے زمانے کے شاعروں کی نظمیں۔

.....

ملائکہ کا بیان

سوال ﴿﴾ فرشتے کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایماندار اور عزت والے بندے ہیں جو اس کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے ہیں، ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں۔ ان کے جسم نورانی ہیں، وہ نہ کچھ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں، ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں یہ قدرت یعنی طاقت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کریں۔

سوال ﴿﴾ فرشتوں کے ذمہ کیا کیا کام ہیں؟

جواب ﴿﴾ وہ جُداگانہ کاموں پر مقرر ہیں۔ بعض جنت پر، بعض دوزخ پر، بعض آدمیوں کے عمل لکھنے پر، بعض روزی پہنچانے پر، بعض پانی برسانے پر، بعض ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر، بعض آدمیوں کی حفاظت پر، بعض روح قبض کرنے پر، بعض قبر میں سوال کرنے پر، بعض عذاب پر، بعض رسول عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے دربار میں مسلمانوں کے درود و سلام پہنچانے پر، بعض انبیاء عَلَيْهِم الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے پاس وحی لانے پر۔

سوال ﴿﴾ ملائکہ کے پاس کس قدر طاقت ہوتی ہے؟

جواب ﴿﴾ ملائکہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بڑی قوت عطا فرمائی ہے، وہ ایسے کام کر سکتے ہیں جسے لاکھوں آدمی مل کر بھی نہیں کر سکتے۔

سوال مشہور فرشتے کون کون سے ہیں؟

جواب تمام فرشتوں میں سے یہ چار فرشتے بہت مشہور اور بڑی عظمت رکھتے ہیں: حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام۔

سوال کیا فرشتے دیکھنے میں آتے ہیں؟

جواب ہمیں تو نظر نہیں آتے مگر جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام انہیں ملاحظہ فرماتے ہیں، ان سے کلام ہوتا ہے۔ قبروں میں مُردے بھی فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور بھی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے، دیکھ سکتا ہے۔

سوال ہر آدمی کے ساتھ ایک ہی فرشتہ عُمر بھر اس کے عمل لکھا کرتا ہے یا کئی فرشتے لکھتے ہیں؟

جواب نیکی اور بدی کے لکھنے والے علیحدہ علیحدہ ہیں اور رات کے علیحدہ اور دن کے علیحدہ ہیں۔

سوال نامہ اعمال لکھنے والے ان فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب کراماً کاتبین۔

سوال کل کتنے فرشتے ہیں؟

جواب بہت ہیں ہمیں ان کی تعداد معلوم نہیں۔

.....

تقدیر کا بیان

سوال تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں نیکی، بدی وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے علمِ اَزلی کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں ہے اور اس کے پاس لکھا ہوا ہے، اسی کو تقدیر کہتے ہیں۔

ہر بھلائی برائی اس نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مُقَدَّر فرمادی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا زید کے ذمہ برائی لکھی اس لئے کہ زید برائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اس کے لئے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس امت کا مجوس بتایا ہے۔^(۱)

سوال تقدیر کی کتنی قسمیں ہیں کیا تقدیر بدل بھی جاتی ہے؟

جواب تین قسمیں ہیں (۱) مُبَرَّم حقیقی (۲) مُعَلَّقِ مَحْض (۳) مُعَلَّقِ شَبِیہ بہ مُبَرَّم

پہلی قسم یعنی مُبَرَّم حقیقی وہ ہوتی ہے جو علمِ الہی میں کسی شے پر مُعَلَّق نہیں۔

دوسری قسم یعنی مُعَلَّقِ مَحْض وہ ہوتی ہے جس کا ملائکہ کے صحیفوں میں کسی شے پر مُعَلَّق

ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہو۔

تیسری قسم یعنی مُعَلَّقِ شَبِیہ بہ مُبَرَّم وہ ہوتی ہے جس کا ملائکہ کے صحیفوں میں مُعَلَّق

ہونا ظاہر نہ فرمایا گیا ہو مگر علمِ الہی میں کسی شے پر مُعَلَّق ہو۔

ان میں سے پہلی قسم مُبَرَّم حقیقی کا بدلنا ناممکن ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے

اکابرین بھی اتفاقاً اس میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انھیں اس خیال سے روک دیا جاتا ہے

جب قوم لوط پر فرشتے عذاب لے کر آئے تھے تو سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے ان کافروں کے بارے میں اتنی کوشش کی کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ ﴿يَجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾⁽¹⁾ ”ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں۔“

یہ قرآنِ عظیم نے اُن بے دینوں کا رد فرمایا جو محبوبانِ خدا کی بارگاہِ عزت میں کوئی عزت و وجاہت نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اس کے حضور کوئی دم نہیں مار سکتا، حالانکہ اُن کا رب عَزَّوَجَلَّ اُن کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ: ”ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں“، حدیث میں ہے: شبِ معراج حضورِ اقدس صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے، حضورِ اقدس صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جبریل امین عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی: موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام، فرمایا: کیا اپنے رب پر تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں؟ عرض کی: اُن کا رب جانتا ہے کہ اُن کے مزاج میں تیزی ہے۔ جب آیہ کریمہ ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾⁽²⁾ نازل ہوئی کہ ”بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔“ تو حضور سیدالمحبوبین صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”إِذَا لَا أَرْضِي وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ“⁽³⁾

①... پ ۱۲، ہود: ۷۴

②... پ ۳۰، الضحیٰ: ۵

③... تفسیر کبیر، پ ۳۰، الضحیٰ: تحت الآیة: ۱۱، ۱۹۴

”ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا، اگر میرا ایک اُمتی بھی آگ میں ہو۔“

یہ تو شائیں بہت رفیع (بلند) ہیں، جن پر رفعتِ عرّت و جاہتِ ختم ہے۔ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ مسلمان ماں باپ کا کچا بچہ جو حمل سے گر جاتا ہے اُس کے لیے حدیث میں فرمایا: کہ ”روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لیے ایسا جھگڑے گا جیسا قرض خواہ کسی قرض دار سے، یہاں تک کہ فرمایا جائے گا:

”اَيُّهَا السَّقِطُ الْمُرَاعِمُ رَبِّهٖ“،^(۱)

”اے کچے بچے! اپنے رب سے جھگڑنے والے! اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا۔“

خیر یہ تو جملہ مُعْتَرَضَةٌ تھیں، مگر ایمان والوں کے لیے بہت نافع اور شیاطینِ اللّٰس کی خباثت کا دافع تھا، کہنا یہ ہے کہ قومِ لوط پر عذابِ قضاے مُبْرَم حقیقی تھا، خلیلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام اس میں جھگڑے تو انہیں ارشاد ہوا:

”اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑو... بیشک اُن پر وہ عذاب آنے والا ہے جو پھرنے کا نہیں۔“

اور وہ جو (دوسری قسم یعنی) ظاہرِ قضاے مُعَلَّق ہے، اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے اور وہ جو (تیسری قسم یعنی مُعَلَّقِ شَبِيہ بِہ مُبْرَم) متوسط حالت میں ہے، جسے صُحُفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبْرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوثِ اعظم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِی کو فرماتے ہیں: ”میں

①... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن اُصیب بسقط، ۲/۲۷۳، حدیث: ۱۶۰۸

قضائے مُبرم کو رد کر دیتا ہوں“ (۱) اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا: ”إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ“، (۲) ”بیشک دُعا قضائے مُبرم کو ٹال دیتی ہے۔“ (۳)

سوال کیا تقدیر کے موافق کام کرنے پر آدمی مجبور ہوتا ہے اس بارے میں عقیدہ کیا رکھنا چاہئے؟

جواب نہیں۔ بندہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نیکی، بدی کے کرنے پر اختیار دیا ہے۔ وہ اپنے اختیار سے جو کچھ کرتا ہے وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں لکھا ہوا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے، ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سببِ ہلاکت ہے، صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمایا گیا تھا۔ تو ہم اور آپ کس گنتی میں ہیں...! اتنا سمجھ لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پتھر اور دیگر جمادات کی طرح بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا، بلکہ اس کو ایک نوعِ اختیار (یعنی ایک طرح کا محدود اختیار) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے، بُرے، نفع، نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسبابِ مہیتا کر دیے ہیں، کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیتا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اُس پر مؤاخذہ ہوتا ہے۔ اس سچے عقیدہ کو یاد رکھا جائے اور دل میں بسا لیا جائے اسی پر قائم رہا جائے غیر ضروری غور و خوض سے باز رہا جائے تو وسوسوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے، یہ عقیدہ بھی یاد رہے کہ اپنے آپ کو بالکل مجبور سمجھنا یا بالکل

①.... مکتوباتِ امام ربانی، مکتوبِ محمد ۲۱، ۱/۱۲۳-۱۲۴

②.... الفردوسِ ہماثور الخطاب، ۵/۳۶۴، حدیث: ۸۴۴۸، بتغییر

③.... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱۲/۱-۱۶، بتغییر

مختار سمجھنا دونوں گمراہی کی بات ہیں۔^(۱)

سوال بعض لوگ بُرا کام کر کے کہتے ہیں کہ تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیتِ الہی کے حوالے کرنا بہت بُری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے مِنْ جَانِبِ اللّٰهِ (اللہ کی طرف سے) کہے اور جو بُرائی سرزد ہو اسے شامتِ نفس (اپنا قصور) تصور کرے۔^(۲)

.....

موت اور قبر کا بیان

سوال کیا کسی شخص کی عمر بڑھ یا کم ہو سکتی ہے؟

جواب ہر شخص کی جو عمر مقرر ہے نہ اس سے کم ہو سکتی ہے اور نہ بڑھ سکتی ہے۔

سوال جب وہ عمر پوری ہو جاتی ہے پھر کیا معاملہ ہوتا ہے؟

جواب ملک الموت یعنی حضرت عزرائیل عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اس کی جان نکال لیتے ہیں، موت کے وقت مرنے والے کے دانے، بائیں جہاں تک نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے، کافر کے پاس عذاب کے۔ مسلمانوں کی روح کو فرشتے عزّت کے ساتھ لے جاتے ہیں اور کافروں کی روح کو فرشتے حقارت کے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔

①.... بہار شریعت، حصہ ۱، ۱۸/۱، بتبعیہ

②.... بہار شریعت، حصہ ۱، ۱۹/۱

سوال ﴿﴾ کیا مرنے کے بعد روح فنا ہو جاتی ہے؟

جواب ﴿﴾ روح کے جسم سے جدا ہونے کا نام موت ہے، روح جسم سے جدا ہو کر فنا نہیں ہو جاتی بلکہ روحوں کے رہنے کے لئے مقامات مقرر ہیں، نیکیوں کیلئے علیحدہ اور بُروں کے لئے علیحدہ جہاں وہ اپنے مرتبہ کے مطابق چلی جاتی ہیں مگر وہ کہیں ہوں، جسم سے ان کا تعلق باقی رہتا ہے۔ جسم کی ایذا سے روح کو تکلیف ہوتی ہے۔ قبر پر آنے والے کو دیکھتے ہیں، اس کی آواز سنتے ہیں۔

سوال ﴿﴾ آواگون کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ یہ خیال کہ موت کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ بدن آدمی کا ہو یا کسی جانور کا، اسے تِنَاحُ یا آواگون کہتے ہیں، یہ محض باطل ہے اور اس کا ماننا کفر ہے۔

سوال ﴿﴾ آواگون کو کون لوگ مانتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ ہندو۔

سوال ﴿﴾ مُنْکَرٌ نَکِیْرٌ کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ جب دفن کرنے والے دفن کر کے واپس ہو جاتے ہیں تو دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں ان کی صورتیں ڈراؤنی، آنکھیں نیلی کالی ہوتی ہیں۔ ایک کا نام مُنْکَرٌ، دوسرے کا نام نَکِیْرٌ ہے۔ وہ مُردے کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں۔

سوال ﴿﴾ قبر میں مُردے سے کتنے اور کون کون سے سوالات کئے جاتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ قبر میں مُردے سے تین سوالات ہوتے ہیں:

(۱) تیرا رب کون ہے؟

(۲) تیرا دین کیا ہے؟

(۳) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں، تو ان کے حق میں کیا کہتا تھا؟

سوال ﴿﴾ مسلمان ان سوالوں کے کیا جواب دیتا ہے؟

جواب ﴿﴾ مسلمان جواب دیتا ہے، میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدًا كَلَامًا شَرِيكًا لَّہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَاَوْسَطُہٗ۔ فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔^(۱)

سوال ﴿﴾ قبر کے سوال و جواب میں کامیاب ہونے والے مسلمان کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے؟

جواب ﴿﴾ اس کی قبر کشادہ اور روشن کر دی جاتی ہے۔ آسمان سے منادی پکارتا ہے میرے بندے نے سچ کہا، اس کیلئے جنتی فرش بچھاؤ، جنتی لباس پہناؤ، جنت کی طرف دروازے کھولو۔ چنانچہ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے جنت کی ہو اور خوشبو آتی رہتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ اب تو آرام کر۔

سوال ﴿﴾ کافر سے قبر میں کیا سلوک کیا جائے گا؟

جواب ﴿﴾ کافر ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا، ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے، اس کیلئے آگ کا چھوٹا

بچھاؤ، آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف کا دروازہ کھول دو۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو اس سے دوزخ کی گرمی اور لپٹ آتی ہے پھر اس پر فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو لوہے کے بڑے بڑے گرزوں یعنی ہتھوڑوں سے مارتے ہیں اور عذاب کرتے ہیں۔

سوال کیا قبر ہر مردے کو دباتی ہے؟

جواب: انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامَةُ کے سوا قبر سب مسلمانوں کو بھی دباتی ہے اور کافروں کو بھی لیکن مسلمانوں کو دبانا شفقت کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ماں بچہ کو سینہ سے لگا کر چپٹائے اور کافر کو سختی سے یہاں تک کہ پسلیاں ادھر سے ادھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں۔

سوال کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن سے قبر میں سوال نہیں ہوتا؟

جواب: مہماں۔ جن کو حدیث شریف میں مستثنیٰ کیا گیا ہے جیسے انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَامَةُ اور جمعۃ المبارک اور رمضان المبارک میں مرنے والے مسلمان۔

سوال قبر میں عذاب فقط کافر پر ہوتا ہے یا مسلمان پر بھی؟

جواب: کافر تو عذاب ہی میں رہیں گے اور بعض گنہگار مسلمانوں پر بھی عذاب ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے صدقات، دعا، تلاوتِ قرآن اور دوسرے ثواب پہنچانے کے طریقوں سے اس میں تخفیف یعنی کمی ہو جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے کرم سے اس عذاب کو اٹھا دیتا ہے۔ بعض کے نزدیک مسلمان پر سے قبر کا عذاب جمعہ کی رات آتے ہی اٹھا دیا جاتا ہے۔

سوال جو مردے دفن نہیں کئے جاتے ان سے بھی سوال ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ خواہ دفن کیا جائے یا نہ کیا جائے یا اسے کوئی جانور کھا جائے، ہر حال میں اس سے سوال ہوتا ہے اور اگر قابلِ عذاب ہے تو عذاب بھی ہوتا ہے۔

.....

قیامت اور اس کی نشانیاں

سوال قیامت کسے کہتے ہیں؟

جواب جیسے ہر چیز کی ایک عمر مُقَرَّر ہے اس کے پورے ہونے کے بعد وہ چیز فنا ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی دنیا کی بھی ایک عمر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں مُقَرَّر ہے۔ اس کے پورا ہونے کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی۔ زمین و آسمان، آدمی، جانور کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس کو ”قیامت“ کہتے ہیں جیسے آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدت، جان نکلنے کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ ایسے ہی قیامت سے پہلے اس کی نشانیاں ہیں۔

سوال قیامت آنے سے پہلے اس کی کیا کیا علامات ظاہر ہوں گی؟

جواب قیامت کے آنے سے پہلے دنیا سے علم اُٹھ جائے گا، عالم باقی نہ رہیں گے، جہالت پھیل جائے گی، بدکاری اور بے حیائی زیادہ ہوگی، عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائے گی۔ بڑے دَجَال کے سواتیس دَجَال اور ہوں گے، ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا باوجود یہ کہ حضور پُر نور سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر نبوت ختم ہو چکی۔ ان میں سے بعض دَجَال تو گزر چکے جیسے مسیلمہ کَذَّاب، اسود عَنَسِي، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی، بعض اور باقی ہیں وہ بھی ضرور ہوں گے، مال کی کثرت ہوگی، عرب میں کھیتی، باغ، نہریں ہو جائیں گی، دین پر قائم رہنا مشکل ہو گا۔ وقت بہت جلد گزرے گا، زکوٰۃ دینالوگوں کو دشوار ہو گا، علم کو لوگ دنیا کیلئے پڑھیں گے، مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے۔ ماں باپ کی نافرمانی زیادہ ہوگی، شراب نوشی عام ہو جائے گی، نااہل سردار بنائے جائیں گے، نہر فرات سے سونے کا خزانہ کھلے گا۔ زمین اپنے اندر دفن شدہ

خزانے اُگل دے گی، امانتِ غنیمت یعنی مفتِ کمال سمجھی جائے گی، مسجدوں میں شور مچیں گے، فاسق سرداری کریں گے، فتنہ انگیزوں کی عزت کی جائے گی، گانے باجے کی کثرت ہوگی۔ پہلے بزرگوں کو لوگ بُرا بھلا کہیں گے، کوڑے کی نوک اور جوتے کے تسمے باتیں کریں گے، دَجَال اور دَابَّةُ الارض اور یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ظاہر ہوں گے، حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ آسمان سے اتریں گے، سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

سوال دَجَال کس کو کہتے ہیں، اس کے نکلنے کا حال بیان فرمائیے؟

جواب دَجَال مسیح کذاب کا نام ہے۔ اس کی ایک آنکھ ہوگی اور ایک سے کاننا ہو گا اور اس کی پیشانی پر ”ک اف ر“ (یعنی کافر) لکھا ہو گا۔ ہر مسلمان اس کو پڑھے گا، کافر کو نظر نہ آئے گا۔ وہ چالیس دن میں تمام زمین میں پھرے گا مگر مکہ شریف اور مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ان چالیس دن میں پہلا دن ایک سال کے برابر ہو گا، دوسرا ایک مہینہ کے برابر، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ دَجَال خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اسکے ساتھ ایک باغ اور ایک آگ ہوگی، جس کا نام وہ جنت و دوزخ رکھے گا۔ جو اس پر ایمان لائے گا اس کو وہ اپنی جنت میں ڈالے گا، جو حقیقت میں آگ ہوگی اور جو اس کا انکار کرے گا اس کو اپنی جہنم میں داخل کرے گا جو واقع میں آسائش کی جگہ ہوگی۔ بہت سے عجائب یعنی حیرت انگیز چیزیں دکھائے گا، زمین سے سبزہ اگائے گا، آسمان سے بارش برسائے گا، مُردے زندہ کرے گا، ایک مومن صالح اس طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے دَجَال کے سپاہی کہیں گے کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتے؟ وہ کہیں گے۔ میرے

رب کے دلائل چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ پھر وہ ان کو پکڑ کر دَجّال کے پاس لے جائیں گے۔ یہ دَجّال کو دیکھ کر فرمائیں گے اے لوگو! یہ وہی دَجّال ہے جس کا رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ذکر فرمایا ہے۔ دَجّال کے حکم سے ان کو زد و کوب کیا یعنی مارا جائے گا۔ پھر دَجّال کہے گا: کیا تم میرے اوپر ایمان نہیں لاتے؟ وہ فرمائیں گے تو مسیح کذاب ہے، دَجّال کے حکم سے ان کا جسم مبارک سر سے پاؤں تک چیر کے دو حصے کر دیا جائے گا اور ان دونوں حصوں کے درمیان دَجّال چلے گا۔ پھر کہے گا اٹھ! تو وہ تندرست ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تب دَجّال اُن سے کہے گا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ فرمائیں گے میری بصیرت اور زیادہ ہو گئی۔ اے لوگو! یہ دَجّال اب میرے بعد کسی کے ساتھ پھر ایسا نہیں کر سکتا۔ پھر دَجّال انہیں پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اور اس پر قادر نہ ہو سکے گا، پھر ان کے دَسْتِ وپاسے پکڑ کر اپنی جہنم میں ڈالے گا، لوگ گمان کریں گے کہ ان کو آگ میں ڈالا۔ مگر درحقیقت وہ آسائش کی جگہ ہوں گے۔

سوال ﴿ذَابَّةُ الْارِضِ﴾ کیا چیز ہے؟

جواب ﴿ذَابَّةُ الْارِضِ﴾ ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہِ صفا سے ظاہر ہو کر تمام شہروں میں نہایت جلد پھرے گا، فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا۔ ہر شخص پر ایک نشانی لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالسَّلَام سے ایک نورانی خط کھینچے گا۔ کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالسَّلَام کی اَنگُشتری یعنی انگُوٹھی سے کالی مہر کرے گا۔

سوال ﴿یَا جُوجُ مَا جُوجُ کون ہیں؟﴾

جواب ﴿یَا جُوجُ﴾ یہ یافث بن نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے فسادی گروہ ہیں، ان کی

تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ زمین میں فساد کرتے تھے، ایامِ ربیع یعنی فصل پکنے کے زمانے میں نکلنے، سبزہ ذرانہ چھوڑتے، آدمیوں کو کھا لیتے اور جنگل کے درندوں، وحشی جانوروں، سانپوں، بچھوؤں کو کھا جاتے تھے، حضرت سکندر ذوالقرنین نے لوہے کی دیوار کھینچ کر ان کی آمد بند کر دی۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے نزول کے بعد جب آپ دَجَّال کو قتل کر کے بحکمِ الہی مسلمانوں کو کوہِ طور لے جائیں گے اس وقت وہ دیوار توڑ کر نکلیں گے اور زمین میں فساد کریں گے، قتل و غارت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی دُعا سے ہلاک کرے گا۔

سوال حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا کچھ حال بیان فرمائیے؟

جواب: حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خلیفۃُ اللہ ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آل میں سے حسنی سید ہوں گے، جب دنیا میں کُفر پھیل جائے گا اور اسلام حرمین شریفین یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا، اولیاء و ابدال وہاں کو ہجرت کر جائیں گے۔ ماہِ رمضان میں ابدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے وہاں اولیاء حضرت مہدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ انکار فرمائیں گے، غیب سے ندا آئے گی

هَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْبَهْدِيُّ فَاسْتَعْوَا لَهٗ وَاَطِيعُوْا يَا اَللّٰهُ تَعَالٰی کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔“ لوگ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہو گا، زمین عدل و انصاف سے بھر جائے گی۔

سوال حضرت مسیح عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے نزول کا مختصر حال بیان کیجئے؟

جواب جب دَجَّال کا فتنہ انتہا کو پہنچ چکے گا اور وہ ملعون تمام دنیا میں پھر کر ملکِ شام میں جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر نزول فرمائیں گے۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی نظر جہاں تک جائے گی وہاں تک خوشبو پہنچے گی اور آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی خوشبو سے دَجَّال پگھلنے لگے گا اور بھاگے گا۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دَجَّال کو بیٹ المقدس کے قریب مقام لُد میں قتل کریں گے۔ ان کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا، مال کی کثرت ہوگی۔ زمین اپنے خزانے نکال کر باہر کرے گی۔ لوگوں کو مال سے رغبت نہ رہے گی، یہودیت، نصرانیت اور تمام باطل دینوں کو آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مٹا ڈالیں گے۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے عہد مبارک میں ایک دین ہوگا، اسلام۔ تمام کافر ایمان لے آئیں گے اور ساری دنیا اہل سنت ہوگی۔ امن و امان کا یہ عالم ہوگا کہ شیر بکری ایک ساتھ چریں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ بغض و حسد کا نام و نشان نہ رہے گا۔ جس وقت آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا نزول ہوگا فجر کی جماعت کھڑی ہوتی ہوگی۔ حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو دیکھ کر آپ سے امامت کی درخواست کریں گے۔ آپ انہیں کو آگے بڑھائیں گے اور حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے حضور سید الانبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی شان و صفت اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمت کی عزت و کرامت دیکھ کر اُمتِ محمدی عَلَیْہَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ میں داخل ہونے کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی دعا قبول فرمائی اور آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو وہ بقاعطا فرمائی کہ آخر زمانہ میں اُمتِ محمدیہ عَلَیْہَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے

امام ہو کر نزل فرمائیں گے آپ عَلَيْهِ السَّلَام نزل کے بعد برسوں دنیا میں رہیں گے، نکاح کریں گے پھر وفات پا کر حضور سید انبیاء عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَام کے پہلو میں مدفون ہوں گے۔

سوال آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے اور دروازہ توبہ کے بند ہونے کی کیفیت بیان فرمائیے؟

جواب بروزانہ آفتاب بارگاہِ الہی میں سجدہ کر کے اذن چاہتا ہے، اذن ہوتا ہے تب طلوع کرتا ہے۔ قریب قیامت جب دَابَّةُ الارض نکلے گا، حسبِ معمول آفتاب سجدہ کر کے طلوع ہونے کی اجازت چاہے گا۔ اجازت نہ ملے گی اور حکم ہو گا کہ واپس جا۔ تب آفتاب مغرب سے طلوع ہو گا اور نصف آسمان تک آ کر لوٹ جائے گا اور جانبِ مغرب غروب کرے گا۔ اس کے بعد پھر پہلے کی طرح مشرق سے طلوع کیا کرے گا، آفتاب کے مغرب سے طلوع کرتے ہی توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کسی کا ایمان لانا مقبول نہ ہو گا۔

سوال قیامت کب قائم ہوگی؟

جواب اس کا علم تو خدا کو ہے اور اس کے بتانے سے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ہے۔ ہمیں اس قدر معلوم ہے کہ جب یہ سب علامتیں ظاہر ہو چکیں گی اور روئے زمین پر کوئی خدا کا نام لینے والا باقی نہ رہے گا تب حضرت اسرافیل عَلَيْهِ السَّلَام بحکمِ الہی صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز شروع شروع میں تو بہت نرم ہوگی اور آہستہ آہستہ بلند ہوتی چلی جائے گی۔ لوگ اس کو سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مَر جائیں گے، زمین و آسمان اور تمام جہان فنا ہو جائے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل کو زندہ کرے گا اور دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی پھر سب کچھ موجود ہو جائے

گا۔ مُردے قبروں سے اُٹھیں گے۔ نامہ اعمال ان کے ہاتھوں میں دے کر محشر میں لائے جائیں گے۔ وہاں جزا اور حساب کیلئے منتظر کھڑے ہوں گے۔ آفتاب نہایت تیزی پر اور سروں سے بہت قریب بقدر ایک میل ہو گا۔ شدتِ گرمی سے دماغ کھولتے ہوں گے، اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا پھر جو پسینہ زمین نہ پی سके گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا۔ ہر شخص حسبِ حال و اعمال ہو گا، پھر پسینہ بھی نہایت بدبودار ہو گا۔

سوال۔ اس مصیبت سے لوگوں کو کیسے نجات ملے گی؟

جواب۔ اس حالت میں طویل عرصہ گزرے گا۔ پچاس ہزار سال کا تو وہ دن ہو گا اور اس حالت میں آدھا گزر جائے گا۔ لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد حساب شروع ہو۔ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ کی بارگاہ میں حاضری ہوگی لیکن مقصد پورا نہ ہو گا۔ آخر میں حضور پُر نور، سید انبیاء، رحمتِ عالم، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حضور میں فریاد لائیں گے اور شفاعت یعنی سفارش کی درخواست کریں گے۔ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمائیں گے: ”اَنَا لَهَا“ میں اس کیلئے موجود ہوں۔ یہ فرما کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بارگاہِ الہی عَزَّ وَجَلَّ میں سجدہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہو گا یا مُحَمَّدٌ اِذْ فَمَّ رَاسُکَ قُلْ تَسْمَعُوْا وَسَلُّ تَغَطُّعُ وَ اَشْفَعُ تَشْفَعُ“ اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سجدے سے سر اٹھائیے بات کہنے سنی جائے گی، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ شفاعت تو تمام اہلِ محشر کیلئے ہے جو شدید ڈر اور خوف کی وجہ سے فریاد کر رہے ہوں گے اور یہ چاہتے ہوں گے

کہ حساب فرما کر ان کے لئے حکم دے دیا جائے۔ اب حساب شروع ہو گا۔ میزانِ عمل میں اعمال تو لے جائیں گے، اعمال نامے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اپنے ہی ہاتھ، پاؤں، بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہیاں دیں گے۔ زمین کے جس حصے پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہو گا۔ عجیب پریشانی کا وقت ہو گا کوئی یار نہ غمگسار۔ نہ بیٹا باپ کے کام آسکے گا نہ باپ بیٹے کے۔ اعمال کی پُرسش یعنی پوچھ پگھ ہے۔ زندگی بھر کا کیا ہوا سب سامنے ہے۔ نہ گناہ سے ٹکر سکتا ہے، نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں۔

سوال۔ اس مشکل گھڑی میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے چاہنے والوں کی کیسے مدد فرمائیں گے؟

جواب۔ اس بے کسی کے وقت میں بے کسوں کے مددگار، حضور پُر نور، محبوبِ خدا، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کام آئیں گے اور اپنے نیاز مندوں اور امیدواروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعتیں کئی طرح کی ہوں گی بہت لوگ تو آپ کی شفاعت سے بے حساب داخلِ جنت ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے مستحق ہوں گے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے دخولِ دوزخ سے بچیں گے اور جو گناہگار مومن دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ اہلِ جنت بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے فیض پائیں گے ان کے درجات بلند کئے جائیں گے۔ باقی اور انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام و صحابہ کرام و شہداء و علماء و اولیاء رَضَوْنَ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِم اَجْمَعِیْنَ اپنے ممتو سلین یعنی وسیلہ ڈھونڈنے والوں کی شفاعت کریں گے۔ لوگ علماء کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے، اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کے لئے پانی لا کر دیا ہو گا تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کی درخواست

کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

سوال محشر کی ہولناکیوں، آفتاب کی نزدیکی سے بھیجے کھولنے، بدبودار پسینوں کی تکالیف اور ان مصیبتوں میں ہزار ہا برس کی مدت تک مبتلا اور پریشان رہنے کا جو بیان فرمایا یہ سب کیلئے ہے یا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس سے مستثنیٰ بھی ہیں یعنی جو اس میں شامل نہیں؟

جواب: ان احوال میں سے کچھ بھی انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ و اولیاء و اتقیاء (پرہیزگار) و صلحاء (نیک) رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو نہ پہنچے گا وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ان سب آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہوں گے۔ قیامت کا پچاس ہزار برس کا دن جس میں نہ ایک لقمہ کھانے کو میسر ہوگا، نہ ایک قطرہ پینے کو، نہ ایک جھونکا ہوا اکا۔ اوپر سے آفتاب کی گرمی بھون رہی ہوگی، نیچے زمین کی تیش، اندر سے بھوک کی آگ لگی ہوگی۔ پیاس سے گردنیں ٹوٹی جاتی ہوں گی، سالہا سال کی مدت کھڑے کھڑے بدن کیسا دکھا ہوا ہوگا، شدتِ خوف سے دل پھٹے جاتے ہوں گے۔ انتظار میں آنکھیں اٹھی ہوں گی، بدن کا پڑزہ پڑزہ لرزتا کانپتا ہوگا، وہ طویل دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے خاص بندوں کیلئے ایک فرض نماز کے وقت سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

.....

حساب کا بیان

سوال میزان سے کیا مراد ہے؟

جواب: میزان سے مراد وہ ترازو ہے جس میں قیامت کے دن بندوں کے اعمال تولے جائیں گے، نیک بھی بد بھی، قول بھی فعل بھی، کافروں کے بھی مؤمنوں کے بھی۔

سوال کیا قیامت کے دن سب کا حساب لیا جائے گا؟

جواب ﷻ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعض مسلمان بندے ایسے بھی ہوں گے جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

سوال فرشتے جو اعمال نامے دنیا میں لکھتے ہیں ان کا کیا بنے گا؟

جواب قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا جو فرشتے لکھتے ہیں، نیکیوں کے نامہ اعمال داپنہ ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور بدوں کے بائیں میں۔

.....

صراط

سوال صراط کسے کہتے ہیں؟

جواب جہنم کے اوپر ایک پل ہے اس کو ”صراط“ کہتے ہیں۔ یہ بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔

سوال کیا کوئی پل صراط سے گزرے بغیر بھی جنت میں جاسکتا ہے؟

جواب نہیں، سب کو اس پر سے گزرنا ہے، جنت کا یہی راستہ ہے۔

سوال پل صراط سے گزرنے میں سب کی حالت ایک جیسی ہوگی یا مختلف؟

جواب اس پل پر گزرنے میں لوگوں کی حالت جداگانہ ہوگی، جس درجہ کا شخص ہوگا اس کیلئے ایسی ہی آسانی یا دشواری ہوگی بعض تو بجلی چمکنے کی طرح گزر جائیں گے۔ ابھی ادھر تھے، ابھی ادھر پہنچے۔ بعضے ہوا کی طرح، بعضے تیز گھوڑے کی طرح، بعضے آہستہ آہستہ، بعضے گرتے پڑتے لرزتے لنگڑاتے اور بعضے جہنم میں گر جائیں گے۔ کفار کے لئے بڑی حسرت کا وقت ہو گا جب وہ پل سے گزرنہ سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے اور ایمانداروں کو

دیکھیں گے کہ وہ اسی پل پر بجلی کی طرح گزر گئے یا تیز ہوا کی طرح اڑ گئے یا سرِ بَعِ السیر یعنی تیز رفتار گھوڑے کی طرح دوڑ گئے۔

.....

حوضِ کوثر

سوال حوضِ کوثر کیا چیز ہے؟

جواب بحیمہ ایک حوض ہے جس کی تہ مُشک یعنی کستوری کی ہے، یا قوت اور موتیوں پر جاری ہے، دونوں کنارے سونے کے ہیں اور ان پر موتیوں کے قُبے یعنی گنبدِ نصب ہیں اس کے برتن (کوزے) آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں۔

سوال حوضِ کوثر کا پانی کیسا ہو گا؟

جواب کس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں، مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پئے گا پھر کبھی بیاسانہ ہو گا۔

سوال بحیمہ حوض کسے عطا کیا جائے گا؟

جواب اللہ تعالیٰ نے یہ حوض اپنے حبیبِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو عطا فرمایا ہے۔ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس سے اپنی اُمت کو سیراب فرمائیں گے۔

سوال حساب کے بعد آدمی کہاں جائیں گے؟

جواب مسلمان جنت میں اور کافر دوزخ میں۔

سوال کیا سب مسلمان جنت میں جائیں گے اور سب کافر دوزخ میں؟ اور یہ دونوں جنت

اور دوزخ میں کتنا عرصہ رہیں گے؟

جواب: نیک مسلمان اور وہ گناہگار مسلمان جن کے گناہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اور دیگر نیک بندوں کی شفاعت سے بخش دے وہ سب کے سب جنت میں رہیں گے اور بعض گناہگار مسلمان جو دوزخ میں جائیں گے وہ بھی جتنا عرصہ خدا تعالیٰ چاہے دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہ کر آخر کار نجات پائیں گے اور کافر سب کے سب جہنم میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

سوال: کیا جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں یا پیدا کی جائیں گی؟

جواب: جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور ہزاروں برس سے موجود ہیں۔

.....

جنت کا بیان

سوال: اس دنیا کے بعد بھی کیا کوئی دار یعنی مکان ہے؟

جواب: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے سوا دواور عظیم الشان دار پیدا کیے ہیں ایک دارُ التعمیم یعنی نعمت کی جگہ ہے اس کا نام ”جنت“ ہے۔ ایک دارُ العذاب یعنی عذاب کی جگہ ہے اس کو ”دوزخ“ کہتے ہیں۔

سوال: جنت کیا ہے؟

جواب: جنت ایک مکان ہے جو اللہ عزوجل نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔

سوال: جنت میں کس طرح کی نعمتیں ہیں؟

جواب: جنت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایماندار بندوں کیلئے انواع و اقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائی ہیں جن تک آدمی کا وہم و خیال نہیں پہنچتا، نہ ایسی نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ

کسی کان نے سین، نہ کسی دل میں ان کا خیال گزرا۔ ان کا وصف پوری طرح بیان میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو وہیں ان کی قدر معلوم ہوگی۔

سوال ﴿﴾ داروغہ جنت یعنی جنت کے نگر ان کا کیا نام ہے؟

جواب ﴿﴾ حضرت رضوان عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہے۔

سوال ﴿﴾ جنت کتنی بڑی ہے؟

جواب ﴿﴾ جنت کی وسعت یعنی کشادگی کا یہ بیان ہے کہ اس میں سو درجے ہیں ہر درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان۔ اگر تمام جہاں ایک درجہ میں جمع ہو تو ایک درجہ سب کیلئے کفایت کرے۔ دروازے اتنے وسیع کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔^(۱)

سوال ﴿﴾ کیا جنت میں انسانوں کے علاوہ بھی کوئی ہوگا؟

جواب ﴿﴾ جنت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے علاوہ ان کی خدمت کے لئے حورو و غلمان ہوں گے۔

سوال ﴿﴾ غلمان کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ جنت کے وہ نوعمر، پاکیزہ صورت و لباس والے لڑکے جو ہر وقت جنتیوں کی خدمت پر مامور ہوں گے، جو بہشتی نعمتوں کے جام و ساغر یعنی پیمانے اور پیالے لئے جنت کی حوروں اور جنتیوں کے پاس گردش کر رہے ہوں گے۔

سوال ﴿﴾ جنت میں اور کیا چیزیں ہوں گی؟

جواب: اس کا مختصر سا بیان یہ ہے کہ جنت میں صاف، شفاف، چمکدار سفید موتی کے بڑے بڑے خیمے نصب ہیں ان میں رنگارنگ، عجیب و غریب، نفیس فرش ہیں ان پر یاقوتِ سُرخ کے منبر ہیں۔ شہد و شراب کی نہریں جاری ہیں ان کے کناروں پر مُرَّصَع یعنی گئینے جڑے تخت بچھے ہیں۔ جنت کے باغات کے درمیان یاقوت کے قصور و محلات بنائے گئے ہیں ان میں یہ حوریں جلوہ گر ہیں۔ پروردگارِ کریم کی طرف سے ہر گھڑی انواع و اقسام کے تحفے اور ہدیے پہنچتے ہیں۔ ہمیشہ کی زندگی عطا کی گئی۔ ہر خواہش بلا تاخیر پوری ہوتی ہے۔ دل میں جس چیز کا خیال آیا وہ فوراً حاضر۔ کسی قسم کا خوف و غم نہیں۔ ہر ساعت ہر آن نعمتوں میں ہیں۔ جنتی نفیس و لذیذ غذایں، لطیف میوے کھاتے ہیں۔ بہشتی نہروں سے دودھ شراب شہد وغیرہ پیتے ہیں۔ ان نہروں کی زمین چاندی کی، سنگریزے جو اہرات کے، مٹی خالص مشک کی، سبزہ زعفران کا ہے۔ ان نہروں سے نورانی پیالے بھر کر وہ جام پیش کرتے ہیں جن سے آفتاب شرمائے۔

سوال: کیا جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے؟

جواب: ہمچی ہاں! ایک مُنادی اہل جنت کو ندا کرے گا اے بہشت والو! تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہوگے۔ تمہارے لئے حیات ہے کبھی نہ مروگے۔ تمہارے لئے جوانی ہے بوڑھے نہ ہوگے۔ تمہارے لئے نعمتیں ہیں کبھی محتاج نہ ہوگے۔

سوال: جنت میں جنتیوں کے لیے سب سے بڑی نعمت کیا ہوگی؟

جواب: تمام نعمتوں سے بڑھ کر سب سے پیاری دولت حضرت ربِّ العزت جَلَّ جَلَالُہ کا دیدار ہے جس سے اہل جنت کی آنکھیں مستفید ہوتی رہیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی میسر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سوال ﴿سب سے کم درجہ کے جنتی کو کیا ملے گا؟﴾

جواب ﴿سب سے کم درجے والے جنتی کو بھی باغات، تخت، حوریں اور خُدام ملیں گے۔﴾

.....

دوزخ کا بیان

سوال ﴿دوزخ کیا ہے؟﴾

جواب ﴿یہ ایک مکان ہے جو ظالموں، سرکشوں کے عذاب کیلئے بنایا گیا ہے اس میں سخت اندھیرا اور تیز آگ ہے۔ اس میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھائیاں، ہر گھائی میں ستر ہزار آژدھے بہت بڑے سانپ اور ستر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر و منافق کو ان گھائیوں میں ضرور پہنچانا ہے۔﴾

سوال ﴿حساب و کتاب کے بعد لوگوں پر کیا مصیبت طاری ہوگی؟﴾

جواب ﴿قیامت کی مصیبتیں جھیل کر ابھی لوگ اس کی تکلیف اور خوف میں مبتلا ہوں گے کہ اچانک ان کو اندھیریاں گھیر لیں گی اور لپٹ مارنے والی آگ ان پر چھا جائے گی اور اس کے غیظ و غضب کی آواز سننے میں آئے گی۔ اس وقت بدکاروں کو عذاب کا یقین ہوگا اور لوگ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور فرشتے ندا کریں گے کہاں ہے فلاں فلاں کا بیٹا! جس نے دنیا میں لمبی اُمیدیں باندھ کر اپنی زندگی کو بدکاری میں ضائع کیا۔ اب یہ ملائکہ ان لوگوں کو آہنی گرزوں یعنی لوہے کے ہتھوڑوں سے ہنکاتے دوزخ میں لے جائیں گے۔﴾

سوال ﴿جہنم میں کافروں کی کیا حالت ہوگی؟﴾

جواب ﴿کافراں میں ہمیشہ قید رکھے جائیں گے اور آگ کی تیزی ان پر دم بہ دم زیادتی

کرے گی، پینے کو انہیں گرم پانی ملے گا اور اس قدر گرم کہ جس سے منہ پھٹ جائے اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچے اور نیچے کا پھٹ کر لٹک آئے، ان کا ٹھکانہ جَحیم (دوزخ کا ایک طبقہ) ہے، ملائکہ ان کو ماریں گے۔ وہ خواہش کریں گے کہ کسی طرح وہ ہلاک ہو جائیں اور ان کی رہائی کی کوئی صورت نہ ہوگی، قدم پیشانیوں سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے، گناہوں کی سیاہی سے منہ کالے ہوں گے، جہنم کے اطراف و جوانب شور مچاتے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ اے مالکِ صَلَوةُ السَّلَام! عذاب کا وعدہ ہم پر پورا ہو چکا ہے۔ اے مالکِ صَلَوةُ السَّلَام! الوہے کے بوجھ نے ہمیں چکنا چور کر دیا۔ اے مالکِ صَلَوةُ السَّلَام! ہمارے بدنوں کی کھالیں جل گئیں۔ اے مالکِ صَلَوةُ السَّلَام! ہم کو اس دوزخ سے نکال۔ ہم پھر ایسی نافرمانی نہ کریں گے۔ فرشتے کہیں گے دور ہو! اب امن نہیں اور اس ذلت کے گھر سے رہائی نہ ملے گی اسی میں ذلیل پڑے رہو اور ہم سے بات نہ کرو۔ اس وقت ان کی اُمیدیں ٹوٹ جائیں گی اور دنیا میں جو کچھ سرکشی وہ کر چکے ہیں اس پر افسوس کریں گے لیکن اس وقت عُذْر و ندامت کچھ کام نہ آئے گا، افسوس کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ ہاتھ پاؤں باندھ کر چہروں کے بل آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ ان کے اوپر بھی آگ ہوگی نیچے بھی آگ۔ داہنے بھی آگ بائیں بھی آگ۔ آگ کے سمندر میں ڈوبے ہوں گے۔ کھانا آگ اور پینا آگ، پہناوا آگ اور بچھونا آگ، ہر طرح آگ ہی آگ، اس پر گرزوں کی مار اور بھاری بیڑیوں کا بوجھ۔ آگ انہیں اس طرح کھولائے گی جس طرح ہانڈیاں کھولتی ہیں، وہ شور مچائیں گے ان کے سروں پر سے کھولتا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کی آنتیں اور بدنوں کی کھالیں پگھل جائیں گی، لوہے کے گرز مارے جائیں گے جس سے پیشانیاں پچک جائیں گی، مونہوں سے پیپ جاری ہوگی، پیاس سے

جگر کٹ جائیں گے، آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر زُخاروں پر آپڑیں گے، زُخاروں کے گوشت گر جائیں گے، ہاتھ پاؤں کے بال اور کھال گر جائیں گے اور نہ مریں گے، چہرے جل ٹھن کر سیاہ کولے ہو جائیں گے، آنکھیں اندھی اور زبانیں گونگی ہو جائیں گی، پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے گی، ناکیں اور کان کٹ جائیں گے، کھال پارہ پارہ ہو جائے گی، ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور پاؤں پیشانی سے، آگ پر منہ کے بل چلائے جائیں گے اور لوہے کے کانٹوں پر آنکھ کے ڈھیلوں سے راہ چلیں گے، آگ کی لپٹ بدن کے اندر سر ایت کر جائے گی اور دوزخ کے سانپ بچھو بدن پر لپٹے، ڈستے، کاٹتے ہوں گے۔

سوال ﴿جُبِّ حُزْنِ کیا ہے؟﴾

جواب ﴿جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ستر ہزار بار پناہ مانگتا ہے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ”جُبِّ حُزْنِ“ سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے غضب و عذاب سے پناہ دے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو اپنے عفو و کرم سے بخشے۔ آمین۔^(۱)

سوال ﴿جب تمام جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور دوزخ میں فقط وہی لوگ رہ جائیں گے

جن کو ہمیشہ وہاں رہنا ہے، پھر کیا ہو گا؟﴾

جواب ﴿اس وقت جنت اور دوزخ کے درمیان مینڈھے کی شکل میں موت لائی جائے گی

اور تمام جنتیوں اور دوزخیوں کو دکھا کر ذبح کر دی جائے گی اور فرما دیا جائے گا کہ اے اہل جنت! تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ جنت اور اس کی نعمتیں ہیں اور اے اہل دوزخ! تمہارے

①.... کتاب العقائد، ص ۴۱، طبعاً

لئے ہمیشہ عذاب ہے موت ذبح کر دی گئی اب ہمیشہ کی زندگی ہے، ہلاک و فنا نہیں۔ اس وقت اہل جنت کے فرح و سرور کی انتہا نہ ہوگی اسی طرح دوزخیوں کے رنج و غم کی۔

سوال ﴿﴾ حضرت مالک علیہ الصلوٰۃ والسلام کون ہیں؟

جواب ﴿﴾ یہ داروغہ جہنم یعنی دوزخ کے نگران ہیں۔

سوال ﴿﴾ جہنم تو عذاب کی جگہ ہے پھر اس میں فرشتے کیسے آسکتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ فرشتے اس میں عذاب سہنے کے لئے نہیں بلکہ عذاب دینے کے لئے ہوں گے جیسے جیل میں پولیس کے سپاہی اور جیلر ہوتے ہیں۔

سوال ﴿﴾ جہنم میں آگ کی گرمی کا عذاب سنا ہے تو کیا سردی کا بھی عذاب ہوگا؟

جواب ﴿﴾ جی ہاں، جہاں آگ سے قریب ہونے کی وجہ سے گرمی کا عذاب ہوگا وہیں اس سے دوری کی وجہ سے سردی کا عذاب ہوگا۔

سوال ﴿﴾ جہنمی کے لیے سب سے ہلکا عذاب کیا ہوگا؟

جواب ﴿﴾ جہنم میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولے گا اور وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ اسی کو عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اسے سب سے کم عذاب ہو رہا ہوگا۔

سوال ﴿﴾ اگر کوئی حساب اور جنت و دوزخ کا انکار کرے، اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟

جواب ﴿﴾ حساب اور جنت و دوزخ حق ہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔^(۱)

.....

ایمان کا بیان

سوال ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب وہ تمام امور جو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اور جن کے بارے یقینی طور پر معلوم ہے کہ یہ دینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہیں ان سب کی سچے دل سے قطعی تصدیق کرنا ”ایمان“ کہلاتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَالسَّلَامَةُ وَالسَّلَام کی نبوت، حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاتم النبیین ہونا یعنی یہ اعتقاد کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب میں آخری نبی ہیں، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، اسی طرح حشر نشر، جنت دوزخ وغیرہ کا اعتقاد یعنی یقین رکھنا۔

سوال کیا دل سے تصدیق کے ساتھ زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے؟

جواب مسلمان ہونے کے لئے دل کی تصدیق کے ساتھ زبان سے اقرار کرنا بھی شرط ہے تاکہ دوسرے لوگ اسے مسلمان سمجھیں اور مسلمان اس کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک کریں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ مومن ہے اور اگر موقع ملا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکامِ دنیا میں کافر سمجھا جائے گا نہ اس کے جنازے کی نماز پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے مگر عند اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلاف اسلام ظاہر نہ کیا ہو۔
تنبیہ: مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے ہے، اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو، اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان

سے انکار ہے دل میں انکار نہیں کہ بلا انکارہ شرعی مسلمان کلمہ کفر صادر نہیں کر سکتا، وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاح گنجائش نہیں۔

سوال اگر کوئی جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دے اور وہ اس ڈر کی وجہ سے زبان سے کلمہ کفر بک دے، دل ایمان پر مطمئن ہو تو کیا وہ مومن ہی رہے گا؟

جواب ہاں! اگر واقعی ایسی حالت ہے کہ جان کا خوف ہے اور تصدیقِ قلبی میں کچھ خلل یعنی خرابی نہ آئے یعنی ایمان پر دل مطمئن رہے تو ایسا شخص مومن ہو گا اگرچہ اس کو مجبوری کی حالت میں زبان سے کلمہ کفر کہنا بھی پڑ جائے مگر بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں بھی کلمہ کفر زبان پر نہ لائے۔

سوال کیا کبیرہ گناہ کرنے سے بندہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے؟

جواب گناہ کبیرہ کرنے سے آدمی کافر اور ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔

سوال کبیرہ گناہ کیا ہوتا ہے؟

جواب وہ گناہ جس کے بارے میں قرآن و حدیث میں حد یا وعید بیان کی گئی ہو۔ یاد رہے کہ صغیرہ گناہ بھی اصرار (یعنی بغیر توبہ کے بار بار کرنے) سے کبیرہ ہو جاتا ہے یونہی ہلکا جان کر کرنے سے بھی کبیرہ ہو جاتا ہے۔

سوال وہ کونسے گناہ ہیں جو کبھی نہ بخشے جائیں گے؟

جواب شرک و کفر کبھی نہ بخشے جائیں گے اور مشرک و کافر جس کی موت کفر و شرک پر ہو اس کی ہرگز مغفرت نہ ہوگی۔ ان کے سوا اللہ تعالیٰ جس گناہ کو چاہے گا اپنے محبوب بندوں کی شفاعت سے یا محض اپنے کرم سے بخش دے گا۔

سوال ﴿﴾ کفر و شرک کیا ہوتا ہے؟

جواب ﴿﴾ شرک یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو خدا یا عبادت کے لائق سمجھے اور کفر یہ ہے کہ ضروریاتِ دین یعنی وہ امور جن کا دینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہونا یقینی طور پر معلوم ہو ان میں سے کسی کا انکار کرے۔

سوال ﴿﴾ کیا کفر کچھ افعال کرنے سے بھی سرزد ہو جاتا ہے یا صرف زبان سے بولنے یا دل سے ہی ماننے سے ہوتا ہے؟

جواب ﴿﴾ بعض افعال جو اسلام کی تکذیب و انکار کی علامات ہیں ان پر بھی حکیم کفر دیا جاتا ہے جیسے زُنا، پہننا، تشقہ لگانا وغیرہ۔

سوال ﴿﴾ مسلمانوں اور کافروں کا آخر کار انجام کیا ہوگا؟

جواب ﴿﴾ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مسلمان کتنا بھی گنہگار ہو کبھی نہ کبھی ضرور نجات پائے گا۔

سوال ﴿﴾ مسلمان کون ہے؟

جواب ﴿﴾ جو زبان سے اسلام کا اقرار اور دل سے اس کی تصدیق کرے اور ضروریاتِ دین میں سے کسی کا انکار نہ کرے۔

سوال ﴿﴾ جو زبان سے اقرار کرے لیکن دل سے تصدیق نہ کرے، کیا وہ بھی مسلمان ہے؟

جواب ﴿﴾ وہ منافق ہے جو کافر سے بھی بدتر ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ کا سب سے نیچے والا طبقہ ہے۔

سوال ﴿﴾ جو نہ دل سے تصدیق کرے نہ زبان سے اقرار کرے اسے کیا کہیں گے؟

جواب ﴿﴾ وہ بھی یقیناً کافر ہے۔

سوال جو دل سے تصدیق بھی کرے اور زبان سے اقرار بھی اور ہر طرح کے کفر و شرک سے بچے لیکن گناہ کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب وہ مسلمان تو ہے لیکن فاسق (گنہگار و نافرمان) ہے۔

.....

کفریہ کلمات کا بیان اور مرتد کے احکام

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُزِدْ إِيمَانَهُ مِنَّمْكَ عَنْ دِينِهِ فَيَسْتَوْهُ
كَافِرًا وَلِيكَ حَيْطَتِ أَعْمَانِهِمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۱۷﴾ (البقرة: ۲۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں سے جو کوئی اپنے
دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان
لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں
اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا

کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفرِ اصلی سے بھی باعتبارِ احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہو گا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔^(۱) آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت و اعمال پر بھروسہ نہ چاہیے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے، ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث

①...ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء کراہیة... الخ، ۳۹۱/۲، حدیث ۱۱۷۵

میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے^(۱) اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے، وہ دعا یہ ہے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْرَكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ**.^(۲)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور تجھ سے بخشش مانگتا ہوں (اس شرک سے) جسے میں نہیں جانتا بے شک تو دانائے غیوب ہے۔^(۳)

مُرتد کی تعریف اور چند مخصوص احکام

سوال مُرتد کون ہوتا ہے؟

جواب مُرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر کہے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بُت کو سجدہ کرنا۔ مُصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ یاد رہے کہ جو بطور تمسخر اور ٹھٹھے کے (یعنی مذاق مسخری میں) کفر کریگا وہ بھی مُرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔

سوال مُرتد ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب مُرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

①...المسند، للامام احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث أبي موسى الأشعري، ۱۴۶/۷، حدیث ۱۹۶۲۵

②...الدر المختار و رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب: فی حکم من شتم... الخ، ۶/۳۵۴

③... بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/۵۵۴

(۱) عقل۔ نا سمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ (۲) ہوش۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ (۳) اختیار۔ مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو

الْاٰمَنُ الْاُكْرَاهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ ترجمہ کنزالایمان: سوا اس کے جو مجبور کیا جائے

(پ ۱، الفحل: ۱۰۶) اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔

سوال مُرتد کی سزا کیا ہے؟

جواب جو شخص معاذ اللہ مُرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہ بیان کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔ یوہیں اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کیے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔ مُرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہِ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعزُّض نہ کیا گیا تو ملک میں طرح طرح کے فساد پیدا ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہو گا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑے گا لہذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت تھا۔ اب چونکہ حکومتِ اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیامذہب ہے ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیے قرآن و حدیث میں

ارشاد ہوئی اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں، سلام کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں، **وَ اللّٰهُ الْمُبِیِّنُ**۔

سوال عورت یا نابالغ سمجھدار بچہ مُرتد ہو جائیں تو انکی سزا کیا ہے؟

جواب عورت یا نابالغ سمجھ وال بچہ مُرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے۔

سوال کیا مُرتد کی ارتداد سے توبہ قبول ہے؟ اگر ہاں تو کیا ہر مُرتد کا یہی حکم ہے؟

جواب مُرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مُرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اُس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہِ اسلام اسے قتل نہ کریگا۔

سوال مُرتد ارتداد سے منکر ہو تو اسکی سزا کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب مُرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ ہے اگرچہ گواہانِ عادل سے اسکا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کر لی لہذا قتل نہ کیا جائیگا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ اعمال کیسے تھے سب اکارت ہو جائیں گے، حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے کہ پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔ اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانہ حال کے مُرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنی بیان کر

کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی شانِ پاک میں سخت سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گڑھتا ہے۔۔۔۔۔ ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش! اسے برتنے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذابِ آخرت سے بھی اِنْ شَاءَ اللہ رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے، مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا کو محبوب، اُس کے محبوبوں کو پسند، تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

اِرتداد سے توبہ کا طریقہ

سوال اِرتداد سے توبہ کا کیا طریقہ ہے؟

جواب کسی دینِ باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہو گا کہ اس دینِ باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دینِ اسلام قبول کرے۔ اور اگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اُس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سوڑ کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہو تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔

سوال تجدیدِ ایمان کا طریقہ بھی بتا دیجئے؟

جواب جس کفر سے توبہ مقصود ہے وہ اسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اُس کفر کو کفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اُس کفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو۔ جو کفر سرزد ہو تو توبہ میں اُس کا تذکرہ

بھی ہو۔ مثلاً جس نے ویز افارم پر اپنے آپ کو کرسچین لکھ دیا وہ اس طرح کہے: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو ویز افارم میں اپنے آپ کو کرسچین ظاہر کیا ہے اس کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں)“ اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہوگی اور تجدیدِ ایمان بھی۔ اگر معاذ اللہ کئی کفریات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے جو جو کفریات صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔“ پھر کلمہ پڑھ لے۔ (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کہئے: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر مجھ سے کوئی کفر ہو گیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں۔“ یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجئے۔

مرد سے متعلق چند فقہی احکام

سوال۔ مرد مسلمان ہو گیا، اب ارتداد سے پہلے جو عبادات ادا کی تھیں کیا ان کو دوبارہ ادا کرنا ہوگا؟ اور جو عبادات ارتداد سے پہلے قضا تھیں کیا ان کی ادائیگی اب بھی لازم ہے؟

جواب۔ زمانہ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل ہو گئیں مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔

سوال۔ مرد نے کفر قطعی کیا تو اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر

عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کا فربتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہاء کے نزدیک کافر ہو اور مُتکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔

سوال عورت مُرتد ہو گئی تو اسکے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب عورت مُرتد ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے۔

سوال مُرتد کے نکاح کا کیا حکم ہے؟ اسکا نکاح کس سے ہو سکتا ہے؟

جواب مُرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مُرتدہ سے نہ حُرّہ سے نہ کنیز سے۔

سوال تجدید نکاح کیسے کیا جائے؟

جواب تجدید نکاح کا معنی ہے: ”نئے مہر سے نیا نکاح کرنا۔“ اس کیلئے لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نکاح نام ہے ایجاب و قبول کا۔ ہاں بوقتِ نکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔ خطبہ نکاح شرط نہیں بلکہ مُستحب ہے۔ خطبہ یاد نہ ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ شریف کے بعد سورہ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی (موجودہ وزن کے حساب سے 30 گرام 618 ملی گرام چاندی) یا انس کی رقم مہر واجب ہے۔ مثلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے اُدھار مہر کی نیت کر لی ہے (مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مہر مقرر کرتے وقت مذکورہ چاندی کی قیمت

786 پاکستانی روپے سے زائد تو نہیں) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودگی میں آپ ”ایجاب“ کیجئے یعنی عورت سے کہئے: ”میں نے 786 پاکستانی روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔“ عورت کہے: ”میں نے قبول کیا۔“ نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورہ فاتحہ پڑھ کر ”ایجاب“ کرے اور مرد کہے: ”میں نے قبول کیا“، نکاح ہو گیا۔ بعد نکاح اگر عورت چاہے تو مہر مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مرد بلا حاجتِ شرعی عورت سے مہر مُعاف کرنے کا سوال نہ کرے۔

سوال مہر تدک ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

جواب مہر تدک ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بِسْمِ اللہ کر کے ذبح کرے۔ یوہیں کُتے یا بازا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے، اگرچہ چھوڑنے کے وقت بِسْمِ اللہ کہہ لی ہو۔

سوال مہر تدکی گواہی اور اس کے وارث بننے کے متعلق کیا شرعی حکم ہے؟

جواب مہر تد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مہر تد کا کوئی وارث نہیں۔

سوال مہر تد کے مال کا کیا حکم ہے؟ دوبارہ اسلام قبول کرنے یا نہ کرنے کی صورت میں کیا حکم ہوگا؟

جواب ارتداد سے ملک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک و اموال تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائیگا اور اگر کفر ہی پر مَر گیا یا داڑ الحرب کو چلا گیا تو زمانہ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے اولاً ان ڈیون کو ادا کریں گے جو زمانہ اسلام میں اس کے ذمہ تھے اس سے جو بچے وہ مسلمان و ریشہ کو ملے گا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانہ ارتداد کے ڈیون ادا

کرینگے اس کے بعد جو بچے وہ قتلے ہے۔

سوال: بیوی کی عدت میں مُرتد ہو کر دارُ الحرب چلا گیا یا اسی حالت میں قتل کر دیا گیا تو کیا عورت وارث ہوگی؟

جواب: عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مُرتد ہو کر دارُ الحرب کو چلا گیا یا حالتِ ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی۔

وہ صورتیں جو کفریہ نہیں ہیں

سوال: زبان پھسلنے کی وجہ سے کفریہ بات نکل گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی بیچ کی تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

سوال: کفریہ بات کا دل میں خیال پیدا ہوا تو کیا کافر ہو جائے گا؟

جواب: کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہو تا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔

کلماتِ کفریہ کا بیان

سوال: کیا یہ خیال درست ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہا جائے؟

جواب: کسی کلام میں چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ

کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مُراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں۔ آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآنِ عظیم میں انھیں کافر فرمایا گیا۔

بلکہ بات یہ ہے کہ علمائے فرمایا یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنا لیا۔ ایک یہ وہاں بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ”ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہو گا“ یہ بھی غلط ہے قرآنِ عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ (پ، ۳۰، الکافرون: ۱) اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لیے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔

بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ”ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں“ مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علمائے انھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شریعت جدا گانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے

بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علمائے جانیں عوام جو علما کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی اور اعراض کے کیا معنی۔

یہاں چند دیگر کلماتِ کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

ایمان و اسلام سے متعلق کفریہ کلمات

سوال کسی شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو تو ایسے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اُس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔

سوال اسلام کو بُرا کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا: میں مسلمان ہوں، اس نے جواب میں کہا: تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت، ایسا کہنے والا کافر ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ مبارکہ سے متعلق کفریہ کلمات

سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ مبارکہ سے متعلق بولے جانے والے چند کفریہ کلمات بتادیں؟

جواب: (1) اگر یہ کہا: خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ (2) ایک نے دوسرے سے کہا: میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا: میں خدا کا حکم نہیں جانتا، یا کہا: یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔ (3) کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں۔ (4) کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔ (5) ایک نے دوسرے سے کہا: اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا، اس نے کہا: عورتوں پر خدا کو قدرت ہے نہیں، مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے مکان ثابت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمہ کفر ہے۔

سوال: جو کہے میں جہنم سے یا عذاب سے نہیں ڈرتا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کسی سے کہا: گناہ نہ کر، ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا، اس نے کہا: میں جہنم سے نہیں ڈرتا، یا کہا: خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں۔ یا ایک نے دوسرے سے کہا: تو خدا سے نہیں ڈرتا؟ اُس نے غصہ میں کہا: نہیں، یا کہا: خدا کیا کر سکتا ہے اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے۔ یا کہا: خدا سے ڈر، اس نے کہا: خدا کہاں ہے؟ یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔

سوال: اگر کوئی یہ کہے میں اِنْ شَاءَ اللہ کے بغیر کام کروں گا تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی سے کہا: اِنْ شَاءَ اللہ تم اس کام کو کرو گے، اس نے کہا: میں بغیر اِنْ شَاءَ اللہ کرونگا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا: خدا نے یہی مُقَدَّر کیا تھا، ظالم نے کہا: میں بغیر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مُقَدَّر کیے کرتا ہوں، یہ کفر ہے۔

سوال ﴿﴾ کیا محتاجی کفر ہے؟

جواب ﴿﴾ کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا: اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔ حدیث میں ایسے ہی کے لیے فرمایا: ”كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا“^(۱) محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے ناملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

سوال ﴿﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی تصغیر کرنا کیسا ہے؟

جواب ﴿﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے، جیسے کسی کا نام عبد اللہ یا عبد الخالق یا عبد الرحمن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔

سوال ﴿﴾ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب ﴿﴾ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اسکا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا: چُپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتا ہے۔ اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں، کہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ پڑھتا ہے یہ بہت فتیح ہے کہ یہ نفی محض ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے متعلق کفریہ کلمات

سوال ﴿﴾ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی طرف بے حیائی کی نسبت کرنے کا کیا حکم ہے؟

①... شعب الإيمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۲۶۷/۵، حدیث: ۶۶۱۲

جواب ﴿ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے، مثلاً معاذ اللہ یوسف عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔

سوال ﴿ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خاتمُ النَّبِیِّیْنَ نہ جاننے والے نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب اشیاء کی توہین کرنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب ﴿ جو شخص حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام انبیاء میں آخر نبی نہ جانے یا حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے، بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پسند تھا تو کافر ہے۔ یوں کسی نے یہ کہا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے، اس پر کسی نے کہا: یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے، مثلاً واڑھی بڑھانا، موٹھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا، ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔

سوال ﴿ اپنے آپ کو پیغمبر کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب ﴿ اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اسکا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے متعلق کفریہ کلمات

سوال حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی خلافت کے انکار کا کیا حکم ہے؟

جواب حضراتِ شیعین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی شانِ پاک میں سب و شتم کرنا، تبراً کہنا یا حضرت صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔ حضرت ام المؤمنین صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی شانِ پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

فرشتوں سے متعلق کفریہ کلمات

سوال دشمن یا ناپسند شخص کو ملک الموت کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آگئے یا کہا: اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو، اس میں اگر ملک الموت کو بُرا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یوہیں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کا فر ہے۔

سوال قرآن پاک کی کسی آیت کو مذاق کے طور پر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں ﴿كَلَّا سَوْفَ نَعْلَمُونَ﴾ (پ ۳۰، الناکثر: ۳) جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلاً صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں

باتیں کفر، اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا، وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ﴾ (پ ۲۱، العنکبوت: ۴۵)

سوال ﴿﴾ مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کیسا؟

جواب ﴿﴾ مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔

نماز، اذان، روزہ وغیرہ سے متعلق کفریہ کلمات

سوال ﴿﴾ نماز سے متعلق چند کفریہ کلمات بتا دیجئے؟

جواب ﴿﴾ کسی سے نماز پڑھنے کو کہا: اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا: تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا: نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا: بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا: پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لیے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

سوال ﴿﴾ اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ کیا شور مچا رکھا ہے کیسا ہے؟

جواب ﴿﴾ اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔

سوال ﴿﴾ روزہ ورہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یہ کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب ﴿﴾ روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ ورہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے

جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے۔

سوال علم دین یا علما کی توہین کا کیا حکم ہے؟

جواب علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالم دین محتاط کافتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا: میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔ کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا: ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسْم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔

سوال شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جُوا کھیتے وقت یا چوری کرتے وقت ”بِسْمِ اللّٰہ“ کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جُوا کھیتے وقت یا چوری کرتے وقت ”بِسْمِ اللّٰہ“ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ“ دوسرے نے کہا: لَا حَوْلَ کا کیا کام ہے یا لَا حَوْلَ کو میں کیا کروں یا لَا حَوْلَ روٹی کی جگہ کام نہ دیگا۔ یوہیں سُبْحَانَ اللّٰہ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰہ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔

سوال بیماری میں گھبرا کر یہ کہنا کہ تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار، یہ کفر ہے۔

یوہیں مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کریگا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بلکہ کفر ہے۔

سوال → مسلمان کو کلماتِ کفر کی تعلیم و تلقین کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب → مسلمان کو کلماتِ کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے۔

افعالِ کفریہ کا بیان

سوال → ہولی دیوالی پوجنے کا کیا حکم ہے نیز کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب → ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادتِ غیرِ اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا اور جنم اسٹی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔

نصیحت: مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے، دینی حِمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیے، کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں، مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط رکھتے ہیں، اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے، اس سے دور بھاگو! ورنہ شیطان گمراہ کر دیگا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے

گی پھر کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔^(۱)
 اے اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) تو ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور
 جس بات میں تو راضی ہے، اس کی توفیق دے، تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی
 کو آسان کرنے والا۔

.....

خلفائے راشدین

سوال: خلفائے راشدین سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد خلیفہ برحق حضرت ابو بکر صدیق
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پھر حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پھر حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پھر
 حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پھر چھ ماہ کے لئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ
 خلیفہ ہوئے ان حضرات کو خلفائے راشدین اور انہی کی خلافت کو ”خلافتِ راشدہ“ کہتے ہیں۔

سوال: ان خلفائے راشدین میں سے سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: خلفائے راشدین میں سے سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
 عَنْہُ پھر حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پھر حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پھر حضرت علی
 المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ ہیں۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ یا حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

①.... کفریہ کلمات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے امیر اہلسنت وامت پیر کاٹیجہ انعامیہ کی کتاب ”کفریہ
 کلمات کے بارے میں سوال جواب“ پڑھنا بہت مفید ہے۔

تعالیٰ عنہ سے حضرت علیؑ المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں تو اس کے بارے میں کیا کہیں گے؟
جواب ﴿ ایسا کہنے والا شخص گمراہ بد مذہب ہے۔

سوال ﴿ آزاد مردوں میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب ﴿ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

سوال ﴿ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب ﴿ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم مبارک عبداللہ بن ابی قحافہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کارنگ گورا، جسم دبلا پتلا، رُخسار رستے ہوئے، آنکھیں حلقہ دار، پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین، بیٹے اور پوتے سب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور یہ فضیلت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کسی کو حاصل نہیں۔ عام الفیل کے دو برس چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اپنی عمر شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کبھی گوارا نہ کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت فضائل ہیں احادیث میں بہت تعریفیں آئی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب صدیق و عتیق ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر فضل و شرف نہیں پایا۔⁽¹⁾ 22 جمادی الآخر 13ھ شب سہ شنبہ (منگل) مدینہ منورہ مغرب و عشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت 2 سال 4 ماہ رہی۔⁽²⁾

①.... فردوس الاخبار، ۲/۳۲۸، حدیث: ۶۵۸۱، مفہوماً

②.... کتاب العقائد، ص ۴۳

سوال حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یارِ غار کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب جب آقا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو راستے میں غارِ ثور میں تین دن تک آقا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ قیام فرمایا اور اسی نسبت سے ”یارِ غار“ کہلائے۔

سوال حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ ہے؟

جواب حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ، حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زوجہ مطہرہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے والد ہیں۔⁽¹⁾

سوال خلفائے راشدین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ میں سے دوسرے خلیفہ کون ہیں، ان کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد دوسرے خلیفہ حضرت عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مرتبہ ہے اور وہ باقی سب سے افضل ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام نامی عمر بن خطاب، لقب فاروق، کنیت ابو حفص ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نبوت کے چھٹے سال چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد ایمان لائے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اسلام لانے کے دن سے اسلام کا غلبہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی کا لقب امیرِ الْمُؤْمِنِينَ ہوا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا رنگ سفید سُرخِی مائل، دراز قد، چشم مبارک سُرخ تھیں۔ آپ

①..... ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل اور دیگر معلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب ”فیضانِ صدیقِ اکبر“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے عہدِ خلافت میں بہت فتوحات ہوئیں۔ (1)

سوال کیا حضرت عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کوئی کرامت بھی مشہور ہیں؟

جواب جی ہاں! آپ کی بہت سی کرامت مشہور ہیں جیسے آپ کا ہزاروں میل دور موجود اسلامی فوج کے سپہ سالار حضرت ساریہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو آواز دینا اور ان کا سن لینا، دریائے نیل کا آپ کے خط ڈالنے سے جاری ہو جانا وغیرہ۔

سوال حضرت عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ ہے؟

جواب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زوجہ محترمہ تھیں۔

سوال حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کب اور کیسے شہادت ہوئی؟

جواب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ طیبہ میں آخر ذی الحجہ 23ھ میں ساڑھے دس سال خلافت کر کے تریسٹھ سال کی عمر میں ایک مجوسی غلام ابولؤلؤ فیروز کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (2)

سوال کون سے دو صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مزارات حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مزار مبارک کے برابر میں سنہری جالیوں کے اندر ہیں؟

جواب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے۔ اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام تشریف لائیں گے اور بعد وفات اسی روضہ انور میں مدفون ہوں گے۔

1.... کتاب العقائد، ص ۴۴

2.... فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل اور دیگر معلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب ”فیضانِ فاروقِ اعظم“ (مطبوعہ مکتبہ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال ﴿ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد خلیفہ کون ہیں، ان کے کچھ حالات بیان کیجئے؟

جواب ﴿ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مرتبہ ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا اسم مبارک عثمان بن عفان ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا رنگ گورا، جلد نازک، چہرہ حسین، سینہ چوڑا اور داڑھی بڑی تھی۔ آپ یکم محرم 24ھ کو خلیفہ بنائے گئے۔⁽¹⁾

سوال ﴿ حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ غنی کیوں مشہور ہوئے؟

جواب ﴿ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت مالدار تھے اور ہمیشہ اپنا مال خدمتِ اسلام میں خرچ کرتے رہتے تھے۔

سوال ﴿ حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب ﴿ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شہزادیاں حضرت رُقیہ و حضرت اُمّ کلثوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُما یکے بعد دیگرے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نکاح میں آئیں اسی وجہ سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ذوالنورین یعنی دونوروں والا کہتے ہیں۔

سوال ﴿ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات کیسے ہوئی؟

جواب ﴿ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قریب بارہ سال کے خلافت فرما کر مدینہ طیبہ میں بیاسی سال کی عمر میں 18 ذوالحجہ 35ھ میں سبائی باغیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے جو عبد اللہ بن سبا یہودی منافق کے پیر و کار تھے۔

سوال ﴿ نو عمروں میں سے سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب ﴿ نو عمروں میں حضرت سیدنا علیؑ المر ترضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سب سے پہلے اسلام لائے۔ اسلام لانے کے وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عمر شریف پندرہ یا سولہ سال یا اس سے کچھ کم و زیادہ تھی۔

سوال ﴿ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ کون ہیں، ان کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب ﴿ خلیفہ چہارم امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔ آپ کا اسم مبارک علی اور کنیت ابوالحسن اور ابو تراب ہے۔ آپ کارنگ گندمی، آنکھیں بڑی، قد مبارک غیر طویل، داڑھی چوڑی اور سفید تھی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات کے دن خلیفہ بنائے گئے۔^(۱)

سوال ﴿ حضرت علیؑ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کا لقب کیا ہے؟

جواب ﴿ اسد اللہ یعنی اللہ کا شیر۔

سوال ﴿ حضرت علیؑ المر ترضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ ہے؟

جواب ﴿ حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ محترمہ تھیں۔

سوال ﴿ حضرت سیدنا علیؑ مشکل کشا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات کب ہوئی؟

جواب ﴿ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ 21 رمضان 40ھ کو چار سال نو مہینے اور چند روز خلافت فرما کر تریسٹھ سال کی عمر میں ایک خارجی عبد الرحمن ابن مالجم کے ہاتھوں کوفہ میں شہید ہوئے۔

.....

عشرہ مبشرہ

سوال: عشرہ مبشرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ کے وہ دس اصحاب جن کے جنتی ہونے کی دنیا میں خبر دے دی گئی انہیں ”عشرہ مبشرہ“ کہتے ہیں۔

سوال: یہ دس صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کون ہیں؟

جواب: ان میں چار تو یہی خلفاء راشدین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ یعنی حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ہیں ان کے علاوہ باقی حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ۔

سوال: کیا عشرہ مبشرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے علاوہ بھی کسی کو جنت کی بشارت دی گئی ہے؟

جواب: جی ہاں! احادیث مبارکہ میں بعض اور صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کو بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے چنانچہ خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے حق میں وارد ہے کہ وہ جنت کی بیبیوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے حق میں وارد ہے کہ وہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، اسی طرح اصحابِ بدر اور اصحابِ بیعت الرضوان کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں اور عمومی طور پر تمام صحابہ سے ہی جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

جواب: اصحابِ بدر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے کون مراد ہیں؟

جواب: وہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ جو 2ھ میں بدر کے مقام پر کفارِ مکہ کے خلاف اسلام کی سب سے پہلی لڑائی میں شریک ہوئے ”اصحابِ بدر“ کہلاتے ہیں، ان کی تعداد 313 تھی۔

سوال: اصحابِ بیعتِ رضوان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کون ہیں؟

جواب: ان سے مراد وہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ہیں جنہوں نے 6ھ میں حدیبیہ کے مقام پر آقا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک پر کفارِ مکہ کے خلاف مَرْمِٹے کے لیے بیعت کی اور اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں اپنی رضا کی خوشخبری دی، ان کی تعداد 1400 تھی۔

..... ..

امامت کا بیان

سوال: امامت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: امامت کی دو قسمیں ہیں:

(۱) امامتِ صغریٰ، اس سے مراد امامتِ نماز ہے۔

(۲) امامتِ کبریٰ، اس سے مراد حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نیابتِ مُطَافِقہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام دینی و دنیوی امور میں شریعت کے مطابق تَصْرُفِ عام کا اختیار رکھے جیسے خلفاءِ راشدین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی خلافت اور یہاں اسی امامتِ کبریٰ کا بیان ہے۔

سوال: ایک امام میں کن کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب: امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ ظاہر ہو، امام قریشی، مسلمان، مرد، آزاد، عاقل، بالغ اور اپنی رائے، تدبیر اور شوکت و قوت سے مسلمانوں کے امور میں تَصْرُفِ یعنی تبدیلی کر

سکتا ہو یعنی صاحبِ سیاست ہو۔ اپنے علم، عدل اور شجاعت و بہادری سے احکام نافذ کرنے اور دارُالاسلام کی سرحدوں کی حفاظت اور ظالم و مظلوم کے انصاف پر قادر ہو۔

سوال ﴿﴾ امام کے لئے ظاہر ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب ﴿﴾ اس لئے کہ اگر امام لوگوں سے پوشیدہ ہو گا تو وہ کام انجام نہ دے سکے گا جن کیلئے امام کی ضرورت ہے۔

سوال ﴿﴾ کیا قریش کے علاوہ کسی قبیلہ سے امام ہو سکتا ہے؟

جواب ﴿﴾ قریشی کے علاوہ کسی کی امامت جائز نہیں۔

سوال ﴿﴾ ایک امام کے ذمہ کیا کیا چیزیں لازم ہیں؟

جواب ﴿﴾ مسلمانوں کے لئے ایک ایسا امام ضروری ہے جو ان میں شرع کے احکام جاری کرے، حدیں قائم کرے، لشکر ترتیب دے، صدقات وصول کرے، چوروں، اُٹیروں، حملہ آوروں کو مغلوب کرے، جمعہ و عیدین قائم کرے، مسلمانوں کے جھگڑے کاٹے، حقوق پر جو گواہیاں قائم ہوں وہ قبول کرے، ان بیکس یتیموں کے نکاح کرے جن کے ولی نہ رہے ہوں اور ان کے سوا وہ کام انجام دے جن کو ہر ایک آدمی انجام نہیں دے سکتا۔

سوال ﴿﴾ امام کی اطاعت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب ﴿﴾ امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو، خلافِ شریعت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔^(۱)

سوال ﴿﴾ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے بارے میں ایک مسلمان کو کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

جواب: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ مَتَّقِی و پرہیزگار ہیں ان کا ذکر ادب، محبت اور توقیر کے ساتھ لازم ہے، تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ جتنی ہیں، روزِ محشر فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

سوال: کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے بارے میں زبانِ درازی کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے بد عقیدگی یا کسی کی شان میں بد گوئی کرنا انتہائی درجہ کی بد نصیبی اور گمراہی ہے۔ وہ فرقہ نہایت بد بخت اور بد دین ہے جو صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ پر لعن طعن یعنی بُرا بھلا کہنے کو اپنا مذہب بنائے ان کی دشمنی کو ثواب کا ذریعہ سمجھے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ کی بڑی شان ہے، ان کی تکلیف سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا ہوتی ہے۔

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس نے ایمان کی حالت میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہو وہ صحابی ہے۔

سوال: کیا کوئی مسلمان عبادت و ریاضت کر کے کسی صحابی کے مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے؟

جواب: کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قطب چاہے کتنی ہی عبادت کر لے مرتبہ میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

.....

اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ

سوال: اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿ اللہ کے وہ مقبول بندے جو اس کی ذات و صفات کی معرفت رکھتے ہوں، اس کی اطاعت و عبادت کے پابند رہیں، گناہوں سے بچیں، انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنا قربِ خاص عطا فرمائے ان کو ”اولیاء اللہ“ کہتے ہیں۔

سوال ﴿ ولایت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب ﴿ ولایت یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقرب و مقبول بندہ ہونا محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عطیہ ہے جو کہ مولیٰ کریم عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ ہاں عبادت و ریاضت بھی کبھی کبھی اس کا ذریعہ بن جاتی ہے اور بعضوں کو ابتداءً بھی مل جاتی ہے۔

سوال ﴿ کیا بے علم بھی ولی بن سکتا ہے؟

جواب ﴿ نہیں، ولایت بے علم کو نہیں ملتی۔ ولی کے لئے علم ضروری ہے خواہ ظاہر حاصل کرے یا اس مرتبہ تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا سینہ کھول دے اور وہ عالم بن جائے۔

سوال ﴿ اگر کوئی شخص شریعت پر عمل نہ کرے تو کیا وہ ولی بن سکتا ہے؟

جواب ﴿ جب تک عقل سلامت ہے کوئی کیسے ہی بڑے مرتبے کا ہوا احکام شریعت کی پابندی سے ہرگز آزاد نہیں ہو سکتا اور جو خود کو شریعت سے آزاد سمجھے ولی نہیں۔

سوال ﴿ جو ایسے شخص کو ولی سمجھے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب ﴿ وہ گمراہ ہے۔

سوال ﴿ اولیاء کرام کیا کچھ کر سکتے ہیں؟

جواب ﴿ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اولیاء کرام بہت کچھ کر سکتے ہیں، ان سے عجیب و غریب کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں مثلاً آن کی آن میں مشرق سے مغرب میں پہنچ جانا، پانی پر چلنا، ہوا

میں اُن اُڑنا، جمادات یعنی بے جان چیزوں اور حیوانات سے کلام کرنا، بلاؤں اور مصیبتوں کو ٹالنا، دور دراز کے حالات ان پر ظاہر ہونا۔ اولیاء کی کرامتیں درحقیقت ان انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَاوَّلِیِّہِمْ السَّلَام کے معجزات ہیں جن کے وہ اُمتی ہوں۔

سوال ﴿﴾ کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿﴾ اولیاء اللہ سے جو بات خلافِ عادت ظاہر ہو اسے ”کرامت“ کہتے ہیں۔

سوال ﴿﴾ کیا ولی وہی ہے جس سے کرامت ظاہر ہو؟

جواب ﴿﴾ اکثر اولیاء کرام سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں، اولیاء کرام اپنی ولایت اور کرامات کو چھپاتے ہیں، ہاں جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حکم پاتے ہیں تو ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ جس سے کرامت ظاہر نہ ہو وہ ولی ہی نہیں۔

سوال ﴿﴾ کیا کسی ولی سے بعدِ وصال بھی کرامت ظاہر ہو سکتی ہے؟

جواب ﴿﴾ جی ہاں۔ اولیاء کرام کے انتقال کے بعد بھی ان کی کرامات ظاہر ہوتی ہیں جسے ہر آنکھ والا دیکھتا اور مانتا ہے۔

سوال ﴿﴾ کیا کسی فاسق و فاجر سے بھی کرامت کا ظہور ہو سکتا ہے؟

جواب ﴿﴾ جی نہیں۔

سوال ﴿﴾ چند ایک مشہور اولیاء کرام کے نام بتا دیجئے؟

جواب ﴿﴾ حضورِ غوثِ اعظم سیدنا عبد القادر جیلانی، حضرت داتا گنج بخش بھویری، حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

سوال ﴿﴾ اولیائے کرام سے ہمیں ملتا کیا ہے؟

جواب ﴿ اولیاء اللہ کی محبت دونوں جہانوں کی سعادت اور رضائے الہی کا سبب ہے۔ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں سے مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے۔ ان کے مزاروں کی زیارت، ان کے عُرسوں میں شرکت سے برکات حاصل ہوتی ہیں، ان کے وسیلہ سے دعا کرنا قبولیت کا ذریعہ ہے۔ ان کی سیرتوں سے رہنمائی حاصل کر کے گمراہی سے بچ کر صراطِ مستقیم پر استقامت کے ساتھ چلا جاسکتا ہے ان کی پیروی کرنے میں نجات ہے۔

سوال ﴿ کیا ایک مسلمان کے انتقال کے بعد کسی نیک عمل سے اسے فائدہ پہنچ سکتا ہے؟

جواب ﴿ کیوں نہیں! مرنے کے بعد مسلمان مُردوں کو صدقہ، خیرات، تلاوتِ قرآن شریف، ذکرِ الہی اور دعا سے فائدہ ہوتا ہے۔ ان سب چیزوں کا ثواب پہنچتا ہے، اسی لئے فاتحہ اور گیارہویں وغیرہ مسلمانوں میں بہت پہلے سے رائج ہے اور صحیح احادیث سے یہ امور ثابت ہیں، ان چیزوں کا منکر گمراہ ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ۔

.....

جنت کی دعا

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، سرورِ ایشان، سرورِ دو جہان صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین مرتبہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال کیا تو جنت دُعا کرتی ہے کہ یا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنت میں داخل کر دے اور جس شخص نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ دعا کرتی ہے کہ یا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کو دوزخ سے پناہ میں رکھ۔

ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة ونعيمها، ۴/۲۵۷، حدیث: ۲۵۸۱

حصہ دوم) معمولاتِ اہلسنت

ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سوال کیا ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یارسول اللہ، یا نبی اللہ کہہ کر پکار سکتے ہیں، ایسا کرنا شرک تو نہیں؟

جواب نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ داور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یارسول اللہ، یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ الفاظ و القاب کے ساتھ نزدیک و دور سے پکارنا بالکل جائز ہے، ہرگز شرک نہیں۔

سوال اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب قرآن مجید سے ثبوت:

قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نداء فرمائی۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ﴾، ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ﴾، ﴿يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ﴾، ﴿يَا أَيُّهَا الْمَدْيَنِيُّ﴾ وغیرہ ان تمام آیات میں حرفِ ندا 'یا' کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب فرمایا ہے۔

حدیث مبارک:

صحیح مسلم میں حضرت سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ پاک میں داخلے کا منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”عورتیں اور مرد گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور غلام گلی کو چوں میں متفرق ہو گئے۔ نعرے لگاتے پھرتے تھے، یا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، یا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔“^(۱)

①... صحیح مسلم، کتاب الزهد والرفاق، باب فی حدیث الهجرة... الخ، ص ۱۶۰۸، حدیث: ۲۰۰۹

نماز میں ہر مسلمان کا عمل:

ہر نماز کے تشہد میں مسلمان التحیات پڑھتے ہیں اور التحیات میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا جاتا ہے بلکہ یہ پکارنا واجب ہے۔

سوال: قرآن مجید اور حدیث پاک میں تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی حیات ظاہری میں پکارنے کا ذکر ہے، کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی پکارنا ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان اور سلف صالحین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پکارتے رہے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی دلیل تو ابھی التحیات کے ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پکارنے کی گزر چکی۔ نیز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب کے خلاف مسلمانوں اور مُرتدین کے درمیان جنگِ یمامہ ہوئی جس میں مسلمانوں کا نعرہ ”یَا مُحَمَّدَا“ تھا۔^(۱)

سوال: کیا بزرگانِ دین بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں!

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عمل:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا، کسی نے کہا: انہیں یاد کیجیے جو آپ کو

①... تاریخ الطبری، ذکر بقیۃ خیر مسیلمۃ الکذاب... الخ: ۲/۲۸۱

سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت نے باواز بلند کہا: ”یَا مُحَبَّدَا“ نورِ پاؤں کھل گیا۔^(۱)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کا عمل:

شارح صحیح مسلم امام نووی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے کتاب الاذکار میں اس کی مثل حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے نقل فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے پاس کسی آدمی کا پاؤں سو گیا تو عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا: تو اس شخص کو یاد کر جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے تو اس نے ”یَا مُحَبَّدَا“ کہا، اچھا ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: ”اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔ اہل مدینہ میں قدیم سے اس ”یَا مُحَبَّدَا“ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔“^(۲)

فائدہ: اہلسنت وجماعت اہل حق کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام اپنے مزاراتِ طیبہ میں زندہ ہیں انھیں روزی دی جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف سے بھی یہ بات ثابت ہے تو سید الانبیاء کی حیات میں پھر کیسے شبہ ہو سکتا ہے اس لحاظ سے یا رسول اللہ کہہ کر پکارنے کے جواز میں کسی قسم کا شک کیا ہی نہیں جاسکتا ہے کہ اللہ کی عطا سے زندہ بھی ہیں اور فریاد کرنے والے کی فریاد سنتے بھی ہیں اور اللہ کی عطا سے مدد کرنے پر قادر بھی ہیں تو ان تمام باتوں میں سے کوئی بات خلاف شرع نہیں سب جائز و درست اور علمائے حق کی تصریحات سے ان کا جواز ثابت ہے

①... الشفاء، فصل فیما روی عن السلف والأئمة (من یحبہم للنبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وشوقہم له)،

جزء ۲، ص ۲۳

②... فتاویٰ رضویہ، ۵۵۲/۲۹

بعض انکار کرنے والے اس عقیدہ حقیقہ ثابتہ سے غافل ہونے کی بناء پر بھی انکار کرتے ہیں اور بعض جانتے بوجھتے عناداً انکار کرتے ہیں اور فضائلِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے چڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

.....

استمداد و استعانت

سوال استمداد و استعانت سے کیا مراد ہے؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حقیقی مددگار جانتے ہوئے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالَى سے مدد مانگنا ”استمداد“ کہلاتا ہے اور ”استعانت“ کا بھی یہی مطلب ہے۔

سوال کیا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالَى سے مدد مانگی جاسکتی ہے؟

جواب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا بلاشبہ جائز ہے جبکہ عقیدہ یہ ہو کہ حقیقی امداد تو رب تعالیٰ ہی کی ہے اور یہ سب حضرات اس کی دی ہوئی قدرت سے مدد کرتے ہیں کیونکہ ہر شے کا حقیقی مالک و مختار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر کوئی مخلوق کسی ذرہ کی بھی مالک و مختار نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص عطا اور فضلِ عظیم سے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کونین کا حاکم و مختار بنایا ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر انبیائے کرام و اولیائے عظام اللہ تعالیٰ کی عطا سے (یعنی اس کی دی ہوئی قدرت سے) مدد فرما سکتے ہیں۔

سوال اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب ﴿﴾ اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ و اولیاءِ عِظَامِ رَحْمَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی مدد فرماتے ہیں اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ سورۃ التحریم پارہ 28 کی آیت 4 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ
 تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْاِیْمَانِ: توبے تک اللہ ان کا مددگار
 الْمُوْمِنِیْنَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظٰهِیْرُوْۤا ﴿۴﴾
 ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس
 کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔
 (پا ۲۸، التحریم: ۴)

حدیث شریف میں حضرت سیدنا عتبہ بن غزو ان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور پُر نور سیدُ العالمین صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمد نہیں تو اسے چاہئے یوں پکارے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔“ (1)

سوال ﴿﴾ کیا انبیاء کرام اور اولیاء اللہ سے ان کی وفات کے بعد بھی مدد مانگی جاسکتی ہے؟

جواب ﴿﴾ جی ہاں! جس طرح زندگی میں ان سے توسل کرنا اور مدد مانگنا جائز ہے اسی طرح ان کے وصال کے بعد بھی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اور ولی اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں۔

سوال ﴿﴾ مدد فرمانے کے ثبوت میں کوئی واقعہ ہو تو بیان کریں؟

جواب ﴿﴾ اس پر ایک نہیں بلکہ بے شمار واقعات ذکر کئے جاسکتے ہیں، یہاں ایک واقعہ ملاحظہ

ہو، چنانچہ امام طبرانی، علامہ ابن المقرئ اور امام ابو الشیخ۔ یہ تینوں حدیث کے بہت بڑے امام گزرے ہیں اور یہ تینوں ایک ہی زمانہ میں مدینہ منورہ کی ایک درسگاہ میں حدیث کا علم حاصل کرتے تھے، ایک بار ان تینوں طلباء علم حدیث پر ایک وقت ایسا گزرا کہ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، روزے پر روزے رکھتے رہے، مگر جب بھوک سے نڈھال ہو گئے اور ہمت جواب دے گئی تو تینوں نے رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے روضہ اطہر پر حاضر ہو کر فریاد کی یا رسول اللہ! ہم لوگ بھوک سے بیتاب ہیں۔ یہ عرض کر کے امام طبرانی تو آستانہ مبارکہ ہی پر بیٹھے رہے اور کہا: اس در پر موت آئے گی یا روزی، اب یہاں سے نہیں اٹھوں گا۔ امام ابو الشیخ اور ابن المقرئ اپنی قیام گاہ پر لوٹ آئے، تھوڑی دیر بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، دونوں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو علوی خاندان کے ایک بزرگ دو غلاموں کے ساتھ کھانا لے کر تشریف فرما ہیں اور یہ فرما رہے ہیں کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ابھی ابھی مجھے خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرما کر حکم فرمایا کہ میں آپ لوگوں کے پاس کھانا پہنچا دوں چنانچہ جو کچھ مجھ سے فی الوقت ہوسکا حاضر ہے۔^(۱)

.....

توسل کرنا

سوال۔ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَوْلِيَاءِ عِوَالِمِ رَحْمَتِ اللّٰهِ تَعَالَى سے توسل کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ ان سے توسل کا مطلب یہ ہے کہ حاجتوں کے برآنے اور مطالب کے حاصل ہونے

①... تذکرۃ الحفاظ، رقم: ۹۱۳، ۱۲۱/۳، ملخصاً

کے لئے ان محبوب ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اور واسطہ بنایا جائے کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری نسبت زیادہ قرب حاصل ہے، اللہ تعالیٰ ان کی دعا پوری فرماتا ہے اور ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔

سوال ﴿انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاولِیاءِ عِظَامِ رَحْمَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی سے توسّل کا کیا حکم ہے؟

جواب ﴿دُنْیَاوی اور اُخْرَوِی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان سے توسّل شرعاً جائز ہے۔

سوال ﴿توسّل کرنا یعنی وسیلہ بنانے کا کیا ثبوت ہے؟

جواب ﴿وسیلہ بنانا قرآن و سنت اور سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہے، چنانچہ

آیت مبارکہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَعُوا إِلَيْهِ

ترجمة کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے

ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

الْوَسِيلَةَ (پ ۶، المائدہ: ۳۵)

حدیث پاک: سرکارِ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم نے خود ایک نابینا شخص کو ایک دعا کے

ذریعے وسیلہ کی تعلیم ارشاد فرمائی، چنانچہ ترمذی شریف میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ایک نابینا بارگاہ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم میں حاضر

خدمت ہوا اور عرض کی کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے

آنکھ والا کر دے۔ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے

دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر کہ وہ تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی کہ دعا فرمائیں،

حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم نے اسے حکم دیا کہ اچھا وضو کرو، دو رکعت نماز پڑھو اور یہ

دعا کرو: اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم کے

وسیلہ سے توجہ کرتا ہوں جو نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں، یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تو اسے پوری فرمادے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت قبول فرما^(۱) (راوی بیان فرماتے ہیں) کہ وہ شخص جب آپ کے فرمانے کے مطابق دعا کر کے کھڑا ہوا وہ آنکھ والا ہو گیا۔^(۲)

سوال کیا دنیا سے رحلت کر جانے والوں سے توسل جائز ہے؟

جواب علماء کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالَى فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں سے توسل جائز ہے خواہ وہ دنیاوی زندگی میں ہوں یا برزخی زندگی کی طرف منتقل ہو چکے ہوں۔

سوال اس کی کیا دلیل ہے کہ وفات کے بعد بھی کسی نبی یا ولی کو وسیلہ بنانا جائز ہے؟

جواب اس کے ثبوت میں کئی روایات پیش کی جاسکتی ہیں، اوپر نابینا کے توسل کرنے کے بارے میں جو حدیث بیان کی گئی ہے اس کے بارے میں حدیث کی مُستند کتابوں میں ہے کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس دنیا سے وصالِ ظاہری فرمانے کے بعد بھی لوگوں کو اس پر عمل کی تعلیم دیا کرتے تھے۔^(۳)

اسی طرح مشکوٰۃ باب الکرامات میں حضرت ابو الجوزاء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے، فرماتے ہیں کہ مدینہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے شکایت کی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبر کی طرف غور کرو اس

①.... ترمذی، احادیثِ شعبی، باب ۱۱۸، ۳۳۶/۵، حدیث: ۳۵۸۹

②.... معجم کبیر، ۳۱/۹، حدیث: ۸۳۱۱

③.... مجمع الزوائد، کتاب الصلاة، باب صلاة الحاجة، ۵۶۵/۲، حدیث: ۳۶۲۸

سے ایک طاق آسمان کی طرف بنا دو حتیٰ کہ قبر انور اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے تو لوگوں نے ایسا کیا تو خوب برسائے گئے حتیٰ کہ چارہ اگ گیا اور اونٹ موٹے ہو گئے حتیٰ کہ چربی سے گویا کہ پھٹ پڑے تو اس سال کا نام پھٹن کا سال رکھا گیا۔^(۱)

سوال: کیا تو سئل کے حوالے سے آئمہ مجتہدین کے واقعات بھی ملتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! آئمہ اربعہ و دیگر فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى بھی بارگاہِ الہی میں وسیلہ پیش کرتے رہے ہیں:

امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَا عَمَل: امام اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے مشہور تصدیہ نعمانیہ میں حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

أَنْتَ الَّذِي لَبَّاتُ وَسَلَّ بِكَ إِدْمُ
مِنْ زِلَّةٍ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ

یعنی آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی وہ ہیں جب حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام نے آپ کو وسیلہ بنایا تو وہ کامیاب ہوئے قبولیتِ دُعا سے حالانکہ وہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے والد تھے۔

امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَا عَمَل: امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرنے کے قائل تھے، چنانچہ خطیب بغدادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نقل فرماتے ہیں: حضرت امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حضرت امام اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے تو سئل کرتے، ان کی قبر پر حاضر ہو کر زیارت کرتے، پھر اپنی حاجت پوری ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انہیں وسیلہ بناتے۔^(۲)

.....

① دارمی، مقدمہ، باب ما أكرم الله تعالى نبي بعد موته، ۵۶/۱، حدیث: ۹۲، مشکوٰۃ المصابیح، ۳۰۰/۲، حدیث: ۵۹۵۰

② تاریخ بغداد، باب ما ذكر في مقابر بغداد المخصوصة، ۱/۱۳۵

ایصالِ ثواب

سوال ایصالِ ثواب کسے کہتے ہیں؟

جواب اپنے کسی نیک عمل کا ثواب کسی دوسرے مسلمان کو پہنچانا ”ایصالِ ثواب“ کہلاتا ہے۔

سوال کیا ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے؟

جواب شریعتِ مطہرہ میں اپنے کسی بھی نیک عمل کا ثواب کسی فوت شدہ یا زندہ مسلمان

کو ایصال کرنا جائز و مستحسن ہے۔

سوال کیا اس کے بارے میں احادیث بھی ہیں؟

جواب جی ہاں! ایصالِ ثواب کے ثبوت میں احادیثِ مبارکہ موجود ہیں۔

حدیث ۱: حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صَلَّی

اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا

گمان ہے کہ اگر وہ کچھ کہتیں تو صدقے کا کہتیں پس اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں

تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا فرمایا: ”ہاں“۔^(۱)

حدیث ۲: حضرت سعد بن عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صَلَّی

اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسولَ اللهُ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میری ماں

کا انتقال ہو گیا ہے، اُن کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

فرمایا: ”پانی“ تو حضرت سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد

کی ماں کے لیے ہے^(۲) یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے۔

①... صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب موت الفجأة البغية، ۴/۶۸، حدیث: ۳۸۸۰

②... ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب فی فضل سقی الماء، ۱۸۰/۲، حدیث: ۱۶۸۱

سوال ﴿ کس کس چیز کا ثواب بخشا جاسکتا ہے؟

جواب ﴿ انسان اپنے کسی بھی نیک عمل کا ثواب کسی دوسرے شخص کو پہنچا سکتا ہے جیسے نماز، روزہ، صدقہ و خیرات وغیرہ۔

سوال ﴿ کیا زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

جواب ﴿ جی ہاں! کر سکتے ہیں۔

سوال ﴿ کیا اس سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب ﴿ جی ہاں! اس سے نیک لوگوں کے درجات بلند ہوتے ہیں، گناہ گاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اہلِ قبر سختی یا عذاب میں مبتلا ہوں تو نجات مل جاتی ہے یا اس میں تخفیف ہو جاتی ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے ہوتا ہے۔

سوال ﴿ کیا ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی کچھ ملتا ہے؟

جواب ﴿ ایصالِ ثواب کرنے والا بھی اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا اس کے عمل کا اجر اس کے لئے بھی باقی رہتا ہے بلکہ ان سب کی گنتی کے برابر نیکیاں ملتی ہیں جن کو اس نے ایصالِ ثواب کیا ہوتا ہے۔

سوال ﴿ ایصالِ ثواب کے بارے میں کوئی واقعہ بھی پیش فرمادیجئے؟

جواب ﴿ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جو کہ نذر و نیاز، چالیسواں، تیجہ، دسواں ایصالِ ثواب کے قائل تھے، لکھتے ہیں ”شاہ عبدالرحیم صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے یوم وصال میں ان کے پاس نیاز دینے کے لیے کوئی چیز میسر نہ تھی۔ آخر کار کچھ بھنے ہوئے چنے اور گڑھ پر نیاز دی۔ رات میں نے دیکھا کہ نبی عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے پاس انواع و اقسام کے کھانے حاضر ہیں اور ان میں وہ گڑھ اور چنے

بھی ہیں، آپ نے کمالِ مُسرت و التفات فرمایا اور انہیں طلب فرمایا اور کچھ آپ نے تناول فرمایا اور کچھ آپ نے اصحاب میں تقسیم کر دیا۔^(۱)

سوال: کیا ایصالِ ثواب کسی مقررہ دن ہی کرنا چاہیے یا کسی بھی دن ہو سکتا ہے؟

جواب: ایصالِ ثواب کے لئے نہ کسی وقت کو معین کرنا ضروری ہے نہ کسی عمل کو۔ بغیر کسی قید کے جب بھی چاہیں، کوئی نیک عمل کر کے میت کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، چاہے کوئی صدقہ کرے یا مدرسہ و مسجد بنادے، میت کی طرف سے حج کرے، قرآن پاک کی تلاوت کر کے ثواب پہنچائے یہی کام کسی دن کو معین کر کے کئے جائیں اس میں بھی حرج نہیں کہ دن معین کرنے سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ جمع ہو جائیں اور اہتمام کے ساتھ عمل خیر کیا جائے تعین شرعاً منع نہیں ہے جیسا کہ نمازِ باجماعت میں لوگوں کی آسانی کے لئے ایک وقت مقرر کر دینا، کسی دینی اجتماعِ محافل یا شادی بیاہ وغیرہ کے لئے دن و تاریخ معین کر دینا جائز ہے۔ ہاں البتہ اسی تعین کو ضروری سمجھنا کہ اس کے بغیر ایصالِ ثواب نہ ہو گا یہ درست نہیں جاہلانہ خیال ہے اس سے باز رہنا ضروری ہے۔

سوال: تیجہ، دسواں، چالیسواں کیا ہیں؟

جواب: فوت شدہ مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لئے عموماً قرآن خوانی اور محفل ذکر و نعت کا اہتمام کیا جاتا ہے نیز کھانا وغیرہ بھی پکا کر تقسیم کیا جاتا ہے، اگر اس طرح کا اہتمام فوت ہونے کے دوسرے روز ہو تو اسے دوجہ، تیسرے روز ہو تو تیجہ، دسویں روز ہو تو دسواں، چالیسویں روز ہو تو چالیسواں یا چہلم اور سال کے بعد ہو تو برسی کہتے ہیں ایک دو دن آگے پیچھے بھی ہو جائیں تو دسواں بیسواں یا چالیسواں ہی کہلاتا ہے۔

سوال ایصالِ ثواب کا کھانا کون کون کھا سکتا ہے؟

جواب ایصالِ ثواب کا کھانا خود بھی کھا سکتے ہیں اور اپنے عزیز و اقرباء و احناء، اغنیاء و فقراء سب کو کھلا سکتے ہیں۔

سوال کیا فاتحہ میں کھانے کا سامنے ہونا ضروری ہے؟

جواب کھانے کا سامنے ہونا ضروری نہیں۔ سامنے کھانا رکھے بغیر بھی فاتحہ پڑھی جاسکتی ہے لیکن کھانے کا سامنے ہونا منع بھی نہیں، معمول ہے اور پڑھ کر اس پر دم بھی کیا جاتا ہے جس سے وہ بابرکت ہو جاتا ہے، اس میں حرج نہیں۔

سوال محرم الحرام میں پانی یا شربت کی سمیل لگانا کیسا ہے؟

جواب پانی یا شربت کی سمیل لگانا جبکہ نیت اچھی ہو اور مقصود خالص اللہ ﷻ کی رضا اور ارواحِ طیّبہ ائمہ اطہار کو ثواب پہنچانا ہو تو بلاشبہ بہتر و مستحب و کارِ ثواب ہے۔ حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں: جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا، تو تیرے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔^(۱)

سوال کیا گیارہویں شریف کی نیاز کرنا جائز ہے؟

جواب گیارہویں شریف کی نیاز دلانا جائز ہے۔ یہ ہم حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب کرنے کے لئے کرتے ہیں اور یہ عمل جائز و مستحسن اور باعثِ اجر و ثواب ہے بزرگوں سے نسبت و محبت کی علامت ہے جو سعادت مندی کی دلیل ہے۔

سوال رجب المرجب میں کونڈوں کی نیاز دلوانے کا رواج ہے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب صحیحی ہاں! بانیس رجب المرجب میں حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت جلال بخاری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِي كِے ایصالِ ثواب کے لیے نیاز کی جاتی ہے جس میں چاول، کھیر یا پوریاں وغیرہ پکا کر ان کے کونڈے بھرتے ہیں، پھر ان پر ختم دلویا جاتا ہے لہذا اسے کونڈے کا ختم یا نیاز کہتے ہیں۔ یہ بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اور ایصالِ ثواب کرنا جائز و مستحسن ہے۔

سوال کونڈوں کے ختم میں کون سی باتیں منع ہیں؟

جواب ۱... کونڈوں کی نیاز کے موقع پر جو کہانی عام طور پر سنائی جاتی ہے وہ من گھڑت ہے، اس کی کوئی اصل نہیں لہذا وہ کہانی پڑھی جائے نہ سنی جائے۔
۲... بعض جگہ یہ قید لگاتے ہیں کہ یہیں کھاؤ کہیں اور نہ لے جاؤ، یہ قید بھی بے جا ہے۔ ان باتوں سے اجتناب کیا جائے۔

۳... اسی طرح بعض یہ قید لگاتے ہیں کہ مٹی کے برتن وغیرہ میں کونڈے کی نیاز ضروری ہے، یہ قید بھی ضروری نہیں۔

سوال ایصالِ ثواب کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب آج کل مسلمانوں میں خصوصاً کھانے پر ایصالِ ثواب یعنی فاتحہ کا جو طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے، جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے کھانے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کو سامنے رکھ لیں اب اَعُوذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ شریف پڑھ کر قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ایک بار، قُلْ هُوَ اللّٰهُ شَرِيف تین بار، سورہ فلق، سورہ ناس اور سورہ فاتحہ ایک ایک بار پھر اَللّٰمَ تَا مُفْلِحُوْنَ پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیں:

- (۱) وَاللَّهُمَّ اللَّهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (پ ۲، البقرة: ۱۶۳)
- (۲) إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (پ ۸، الأعراف: ۵۶)
- (۳) وَمَا أَمْرُ سَلْتِكَ إِلَّا رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِينَ (پ ۱۷، الأنبياء: ۱۰۷)
- (۴) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّاسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (پ ۲۲، الأحزاب: ۴۰)
- (۵) إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پ ۲۲، الأحزاب: ۵۶)

اب درود شریف کے بعد پڑھے :

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۖ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۖ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ (پ ۲۳، الصُّفَّت: ۱۸۰ تا ۱۸۲) پھر ایصالِ ثواب کرے۔

.....

کسی بزرگ کا عرس منانا

سوال عرس کسے کہتے ہیں؟

جواب کسی بزرگ کی یاد منانے کے لئے اور ان کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے ان کے
محببین و مریدین وغیرہ کا ان کی یومِ وفات پر سالانہ اجتماع ”عرس“ کہلاتا ہے۔

سوال کسی بزرگ کا عرس منانا کیسا؟

جواب بزرگانِ دین اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى کا عرس منانے سے مقصود ان کی یاد منانا
اور ان کو ایصالِ ثواب کرنا ہوتا ہے اس لئے ان کے عرس کا انعقاد کرنا شرعاً جائز و مستحسن اور
اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

سوال ﴿ اس کے جائز ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب ﴿ بزرگانِ دین کے آعراس میں ذکرُ اللہ، نعتِ خوانی اور قرآنِ پاک کی تلاوت اور اس کے علاوہ دیگر نیک کام کر کے ان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اور ایصالِ ثواب کے جائز اور مستحسن ہونے کے دلائل اوپر ذکر کئے جا چکے ہیں۔

سوال ﴿ مزارات پر حاضر ہونے کا کیا ثبوت ہے؟

جواب ﴿ مزارات پر حاضری دینا زمانہ قدیم سے مسلمانوں میں رائج ہے بلکہ خود رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہر سال شہداءِ اُحد کے مزارات پر برکات لٹانے کیلئے تشریف لاتے تھے۔ علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ لکھتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ حضور سیدِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شہداءِ اُحد کے مزارات پر ہر سال کے شروع میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔^(۱)

سوال ﴿ بزرگانِ دین کے مزار پر کیوں جاتے ہیں اس ضمن میں کوئی واقعہ ہو تو وہ بھی ارشاد فرمادیں؟

جواب ﴿ اولیاء اللہ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى کے مزارات پر جانا باعثِ برکت اور رفعِ حاجات کا ذریعہ ہے۔ اس لیے بزرگانِ دین کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ اولیاءِ کرام کی قبور پر جاتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی حاجات کیلئے دعا کرتے جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس بارے میں مقدمہ رَدُّ الْمُحْتَار میں امام شافعی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے نقل فرماتے ہیں: ”میں امام ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر آتا

① رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی زیارة القبور، ۱۷۷/۳

ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعت پڑھتا ہوں اور انکی قبر کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو جلد حاجت پوری ہو جاتی ہے۔“ (1)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عرس پر غیر شرعی کاموں کا ارتکاب کیا جاتا ہے لہذا وہاں جانا اور عرس منانا جائز نہیں، یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: اَلْحَبْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عرس کا مسئلہ قرآن و حدیث، صحابہ کرام اور اولیاء صالحین کے عمل سے واضح ہو چکا ہے اور ہماری مراد بھی وہی عرس ہیں جو شریعتِ مطہرہ کے مطابق منائے جاتے ہیں۔ ہاں! غیر شرعی امور تو وہ ہر جگہ ناجائز ہیں اور یہ ناجائز کام عرس کے علاوہ بھی ہوں تو ناجائز ہیں اور شریعت کے احکام کی معمولی سی سمجھ بوجھ رکھنے والا مسلمان انہیں جائز نہیں کہہ سکتا، ان خرافات سے دور رہنا چاہیے اور حتی المقدور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے بچانا چاہیے۔

سوال: کسی بزرگ کے نام کا جانور ذبح کرنا کیسا؟

جواب: کسی بزرگ کے نام کا جانور ذبح کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں جبکہ ذبح کرتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر ذبح کیا جائے۔ کیونکہ اگر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا تو وہ جانور حرام ہو جائے گا لیکن کوئی مسلمان اس طرح نہیں کرتا، ہمارے یہاں لوگ عموماً جانور خریدتے یا پالتے وقت کہہ دیتے ہیں کہ یہ گیارہویں شریف کا بکرا ہے یا فلاں بزرگ کا بکرا ہے یا گائے ہے جسے بعد میں اس موقع پر ذبح کر دیا جاتا ہے، اور ذبح کے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ہی لیا جاتا ہے اور اس ذبح سے مقصود اس بزرگ کے

①.....رد المحتار، مقدمۃ الكتاب، مطلب يجوز تقليد المفضل مع وجود الافضل، ۱/۱۳۵

لئے ایصالِ ثواب ہی ہوتا ہے اس میں حرج نہیں۔

.....

پختہ مزار اور قبہ بنانا

سوال قبروں پر مزارات بنانا کیسا ہے؟

جواب انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور مشائخ و علماء و اولیاء عظام عَلَیْهِمُ الرِّحْمَةُ کی قبروں پر مزار بنایا جاسکتا ہے شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔ علامہ اسمعیل حقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ قرآن کریم کی آیت ﴿اِنَّمَآ یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مِنْ اَمْنٍ بِاللّٰهِ﴾ (پ: ۱۰، العنکبوت: ۱۸) کے تحت فرماتے ہیں: ”علماء اور اولیاء صالحین کی قبروں پر عمارت بنانا جائز کام ہے جبکہ اس سے مقصود ہو لوگوں کی نگاہوں میں عظمت پیدا کرنا کہ لوگ اس قبر والے کو حقیر نہ جانیں۔“ (۱)

علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ فرماتے ہیں: ”اگر میت مشائخ اور علماء اور سادات کرام میں سے ہو تو اس کی قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں ہے۔“ (۲)

سوال کیا یہ کام صرف پاک و ہند میں ہوتا ہے؟

جواب الْحَسْبُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ پوری دنیا میں اولیاء کرام کے مزارات و مقابر صدیوں سے موجود ہیں جو سلف صالحین کے عمل پر شاہد ہیں۔ خود ہمارے پیارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کے روضہ مبارکہ پر سبز سبز گنبد قائم ہے اس سے بڑھ کر جواز کی اور کیا دلیل چاہئے علماء و صلحاء صدیوں سے وہاں حاضر ہوتے ہیں اور ان کے سامنے یہ گنبد بنا ہوا

①.....روح البیان، العنکبوت، تحت الآیة ۱۸، ۳/۴۰۰

②.....رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی دفن المیت، ۳/۱۷۰

ہے جو بلاشبہ جو ازی کی دلیل ہے بعض نادان مسلمانوں کے ذہنوں میں بد مذہب اس حوالے سے شبہات و وسوسوں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

سوال کیا قبر کو پختہ بنا سکتے ہیں؟

جواب میت کے ساتھ قبر کے متصل حصے کو پختہ کرنا مکروہ ہے۔ اگر قبر باہر سے پختہ اور اندر سے کچی ہو تو اس میں حرج نہیں۔

سوال کیا قبر پر نشانی کے لئے کتبہ یا پتھر وغیرہ لگا سکتے ہیں؟

جواب مسلمانوں کا اپنے عزیز و اقارب کی قبروں پر نشانی و پہچان کیلئے کتبہ لگانا جائز ہے۔

حدیث مبارک: ابو داؤد کی روایت ہے کہ ”جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن فرمایا تو ان کی قبر کے سرہانے ایک پتھر نصب فرمایا اور فرمایا کہ میں اس (پتھر) سے اپنے بھائی کو جانتا ہوں گا اور انکی قبر کے ساتھ میرے گھر والوں میں سے جن کا انتقال ہو گا انہیں دفن کروں گا۔“ (۱)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ قبر پر یادداشت کیلئے پتھر لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں عام قبور پر لگائے گئے کتبہ پر کوئی مقدس کلام نہیں لکھنا چاہئے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جبکہ مزارات پر عموماً عمارت ہوتی ہے جس سے بے ادبی کا اندیشہ بھی نہیں ہوتا۔ لہذا جہاں حفاظت کا اچھا انتظام ہو وہاں کتبہ پر کوئی مقدس کلام لکھنے میں بھی حرج نہیں۔

.....

مزارات پر پھول چادر ڈالنا

سوال کیا مزارات پر پھول چادر ڈالنا جائز ہے؟

①... ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی جمع الموقی فی قبر، ۳/۲۸۵، حدیث: ۳۲۰۶

جواب ﴿ مزاروں پر پھول ڈالنا جائز اور مستحسن ہے۔

سوال ﴿ اس کے جائز ہونے کی دلیل کیا ہے؟

جواب ﴿ اس کے جائز ہونے کی دلیل مشکوٰۃ شریف کی حدیث پاک ہے کہ ایک مرتبہ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دو قبروں پر گزر ہوا، فرمایا کہ دونوں میتوں کو عذاب ہو رہا ہے، ان میں ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو حصے کئے اور پھر ہر ایک قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا، لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان کے عذاب میں کمی رہے گی۔^(۱) کہا گیا ہے کہ اس لئے عذاب کم ہو گا کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح پڑھیں گے۔^(۲)

شرح حدیث: اشعة اللمعات میں اسی حدیث کے تحت ہے: اس حدیث سے ایک جماعت دلیل پکرتی ہے کہ قبروں پر سبزہ اور گل و ریحان ڈالنا جائز ہے۔^(۳)

مرقات میں اس حدیث کی شرح میں ہے: ہمارے بعض متاخرین اصحاب نے اس حدیث کی وجہ سے فتویٰ دیا کہ پھول اور کھجور کی ٹہنی چڑھانے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے۔^(۴)

سوال ﴿ مزارات پر چادر ڈالنا کیسا ہے؟

جواب ﴿ شریعتِ مطہرہ میں قبور پر چادر چڑھانا بلاشبہ جائز اور مستحسن عمل ہے کہ اس سے

①.... مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ، باب آداب الخلاء، الفصل الاول، ۸۱/۱، حدیث: ۳۳۸

②.... مرآة المفاتیح، کتاب الطہارۃ، باب آداب الخلاء، الفصل الاول، ۵۸/۲، تحت الحدیث: ۳۳۸

③.... اشعة اللمعات، ۲۱۵/۱

④.... مرآة المفاتیح، کتاب الطہارۃ، باب آداب الخلاء، الفصل الاول، ۵۹/۲، تحت الحدیث: ۳۳۸

صاحبِ مزار کی تعظیم و عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

سوال قبر پر پانی چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب دفن کرنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا مسنون ہے۔ اسی طرح قبر کی خاک بکھر گئی ہو اور اب دوبارہ اس پر مٹی ڈالی گئی یا اس بات کا اندیشہ ہے کہ مٹی بکھر جائے گی تو اس پر پانی ڈال سکتے ہیں تاکہ قبر کی نشانی باقی رہے، بلاوجہ ہرگز نہ ڈالا جائے کہ اسراف ہے۔

.....

زیارتِ قبور

سوال مزارات پر جانا کیسا؟

جواب شریعتِ مطہرہ میں مزاراتِ اولیاء اللہ پر جانا جائز اور سنت سے ثابت ہے کہ سرکارِ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم خود شہداءِ اُحد کے مزار پر تشریف لے جاتے تھے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”بے شک نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم ہر سال شہداءِ اُحد کے مزارات پر تشریف لے جاتے۔“ (1)

مزید ترمذی شریف کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلّم کو اجازت دے دی گئی ہے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی، لہذا تم بھی قبروں کی زیارت کرو بے شک وہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔“ (2)

①.....مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب فی زیارة القبور، ۳/۳۸۱، حدیث: ۶۸۳۵

②.....ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الرخصة فی زیارة القبور، ۲/۳۳۰، حدیث: ۱۰۵۶

سوال ﴿ مزارات پر جانے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب ﴿ مزارات و قبور کی زیارت کرنے سے دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی اور آخرت کی

یاد آتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: سیدنا بریدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ

سُرورِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت

سے منع کیا تھا اب زیارت کیا کرو۔⁽¹⁾ ”کیونکہ یہ دنیا میں بے رغبتی اور آخرت کی یاد پیدا

کرتی ہے۔“⁽²⁾

سوال ﴿ کیا مزار کا بوسہ لے سکتے ہیں؟

جواب ﴿ زیارت کرنے والے کو مزار کا بوسہ نہیں لینا چاہئے، علماء کا اس میں اختلاف ہے

لہذا بچنا بہتر ہے اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔⁽³⁾

سوال ﴿ مزار پر حاضری کا طریقہ کیا ہے؟

جواب ﴿ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلِيهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

مزارات پر حاضری کی تفصیل یوں ارشاد فرماتے ہیں: ”مزارات شریفہ پر حاضر ہونے میں

پابندی کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر مُواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز

بادب سلام عرض کرے: اَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر درودِ غوثیہ تین

بار، الحمد شریف ایک بار، آیتُ الکرسی ایک بار، سورۃِ اخلاص سات بار، پھر درودِ غوثیہ سات

بار اور وقت فرصت دے تو سورۃِ یسین اور سورۃِ ملک بھی پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرے

①... صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ربہ۔۔ الخ، ص ۳۸۶، حدیث: ۹۷۷

②... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارة القبور، ۲/۴۵۲، حدیث: ۱۵۷۱

③... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۷۵

کہ الہی عَزَّوَجَلَّ! اس قراءت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اُسے میری طرف سے اس بندہٴ خدا مقبول کو نذر پہنچا پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اُس کے لئے دعا کرے اور صاحبِ مزار کی روح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سلام کر کے واپس آئے، مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔“ (۱)

.....

نذرونیاز

سوال منّت یا نذر کسے کہتے ہیں؟

جواب ہمارے ہاں منّت کے دو طریقے رائج ہیں: (۱) ایک منّت شرعی اور (۲) ایک منّتِ عُرفی۔ (۱) منّت شرعی یہ ہے کہ اللہ کے لئے کوئی چیز اپنے ذمہ لازم کر لینا۔ اس کی کچھ شرائط ہوتی ہیں اگر وہ پائی جائیں تو منّت کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور پورا نہ کرنے سے آدمی گناہگار ہوتا ہے۔ اس گناہ کی نحوست سے اگر کوئی مصیبت آپڑے تو کچھ بعید نہیں۔ (۲) دوسری منّتِ عُرفی وہ ہے کہ لوگ نذر مانتے ہیں اگر فلاں کام ہو جائے تو فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھائیں گے یا حاضری دیں گے یہ نذرِ عُرفی ہے اسے پورا کرنا واجب نہیں بہتر ہے۔

سوال کیا کسی نبی یا ولی کی نذرِ عُرفی مان سکتے ہیں؟

جواب از روئے شرع اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی یا ولی کی نذرِ عُرفی ماننا جائز ہے اور امیر

غریب اور سادات کرام سبھی کے لئے کھانا بھی جائز ہے۔ اسی کو نذرِ عُرفی یا نیاز کہتے ہیں۔
البتہ نذرِ شرعی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے ماننا ممنوع ہے۔

سوال نذر ماننے میں کون سی احتیاطیں ملحوظِ خاطر رکھی جائیں؟

جواب اس بارے میں صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ

تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر

چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دلانے یا غوثِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا توشہ یا شاہ عبدالحق رَضِيَ

الله تَعَالَى عَنْهُ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا سمیل

لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں

کے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلافِ شرع اسکے ساتھ نہ ملائے

مثلاً طاق بھرنے میں رت جگا ہوتا ہے جس میں کُنْبہ اور رشتہ کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی

ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لئے لوگ تاشے باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز

ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آٹے کا چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مالِ ضائع

کرنا ہے اور ناجائز ہے، مٹی کا چراغ کافی ہے اور گھی کی بھی ضرورت نہیں، مقصود روشنی ہے

وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فرش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی

تقسیم کرنا یا لوگوں کو بلاوا دینا اور اس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی

سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے، پڑھنے والے اور

سننے والے دونوں گنہگار ہونگے۔“ (1)

.....

تبرکات کی تعظیم

سوال انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ و اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی طرف منسوب اشیاء سے برکت و فائدہ حاصل کرنا کیسا ہے؟

جواب انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ و اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی طرف منسوب اشیاء سے برکت و فائدہ حاصل کرنا جائز ہے۔

سوال اس کا کیا ثبوت ہے؟

جواب اس کے ثبوت میں قرآن و حدیث کی بکثرت نصوص پیش کی جاسکتی ہیں، چنانچہ (۱) ۱۰۰۰ تابوتِ سکینہ جس میں حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے تبرکات تھے ان سے بنی اسرائیل کا برکت و فائدہ حاصل کرنا دوسرے پارے میں موجود ہے۔

(۲) ۱۰۰۰ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی قمیض مبارک سے حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی آنکھوں کا صحیح ہو جانا سورہ یوسف میں مذکور ہے۔

(۳) ۱۰۰۰ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بال مبارک، وضو کے نیچے ہوئے پانی، ناخنوں کے تراشے، چادر مبارک، تہبند مبارک، پیالہ مبارک، انگوٹھی مبارک سے صحابہ کرام کا برکت حاصل کرنا بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔

سوال کیا قبر میں تبرکات وغیرہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب جی ہاں! قبر کے اندر تبرکات وغیرہ رکھنا جائز و باعثِ ثواب اور میت کیلئے دفعِ عذاب کا سبب بنتا ہے اور یہ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ و سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہے۔ حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وصیت تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قمیض مبارک، میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھنا اور مومے مبارک و ناخن ہائے مقدسہ کو

میرے منہ اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔^(۱)

سوال → اس ضمن میں اگر کوئی واقعہ ہو تو بیان فرمادیں؟

جواب → صحیح بخاری کی حدیثِ پاک میں ہے حضرت عبداللہ بن مسلمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے حدیث بیان کی کہ ایک عورت حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک خوبصورت چادر لائی اور عرض کیا: آپ کو پہننے کیلئے پیش کر رہی ہوں، آپ اس کو تہبند کی صورت میں پہن کر باہر تشریف لائے تو ایک صحابی نے اس چادر کی تحسین کی اور سوال بھی کر لیا تو صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے اسے کہا کہ تو نے اچھا نہیں کیا کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے اپنے لئے پسند فرمایا ہے اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ آپ سائل کو محروم نہیں فرماتے اس کے باوجود سوال کر لیا تو اس صحابی نے کہا کہ میں نے اس کو پہننے کے لئے نہیں طلب کیا بلکہ اپنے کفن کیلئے سوال کیا ہے، حضرت سہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ وہ چادر اس سائل کا کفن بنی۔^(۲)

.....

اذان و اقامت سے قبل درودِ پاک پڑھنا

سوال → اذان و اقامت سے پہلے یا بعد میں درودِ پاک پڑھنا کیسا ہے؟

جواب → اذان و اقامت سے پہلے یا بعد میں درود و سلام پڑھنا بالکل جائز اور مستحب ہے۔

سوال → اس کا کیا ثبوت ہے؟

①... فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۱۷، ملخصاً

②... صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من استعد الكفن... الخ، ۱/۳۳۱، حدیث: ۱۲۷۷، ملخصاً

جواب: قرآن پاک میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾ درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر
(پ ۲۲، الأحزاب: ۵۶) اے ایمان والو، ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے درود پاک پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں نہ تو کوئی الفاظ مقرر فرمائے کہ انہیں الفاظ کے ساتھ درود پڑھو اور نہ ہی کسی وقت کی قید لگائی ہے کہ اس وقت پڑھو اور اس وقت نہ پڑھو۔

حدیث شریف میں ہے: ”جس نے اسلام میں ایک اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور جو اس پر عمل کریگا اس کا اجر ایجاد کرنے والے کو بھی ملے گا۔“ (۱)

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ اذنان سے قبل درود شریف پڑھنا بھی مسلمانوں کے اندر رائج ہے اور اگر یہ کسی حدیث شریف سے ثابت نہ بھی ہو تب بھی کارِ ثواب ہے کہ دین اسلام میں جس نے اچھا کام شروع کیا اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کا ثواب عطا فرمائے گا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے برابر بھی اس شخص کو ثواب عطا کیا جائے گا۔

سوال: کن مواقع پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: حضرت علامہ سیّد ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ دَرُودِ شَرِيفِ پڑھنے کے مستحب مواقع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”علماء کرام نے بعض مواقع پر درود پاک پڑھنے کے مستحب ہونے پر نص فرمائی ہے ان میں سے چند یہ ہیں: روزِ جمعہ اور شبِ جمعہ،

①... صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الحث علی الصدقة۔۔ الخ، ص ۵۰۸، حدیث: ۱۰۱۷

ہفتہ اتوار اور سوموار کے دن، صبح و شام، مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت، بوقتِ زیارتِ روضہ اطہر، صفا و مروہ پر، خطبہ جمعہ کے وقت، جوابِ اذان کے بعد، بوقتِ اقامت، دعا کے اولِ آخر اور بیچ میں، دعائے قنوت کے بعد، تَلدِیہ کہنے کے بعد، کان بجننے کے وقت اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت۔^(۱)

سوال بعض لوگ کہتے ہیں کہ اذان و اقامت سے قبل درود شریف نہ پڑھا جائے کہ عوام الناس کہیں درود شریف کو اذان و اقامت کا حصہ نہ سمجھ لیں، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب اس کا حل یہ نہیں کہ ایک مستحسن کام بند کر دیا جائے، علماء کرام نے اس کا حل یہ پیش فرمایا ہے کہ اذان و اقامت سے پہلے درود میں یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ درود شریف پڑھنے کے بعد کچھ وقفہ کرے پھر اذان یا اقامت کہے تاکہ درود شریف اور اذان و اقامت کے درمیان فاصلہ ہو جائے یا درود شریف کی آواز اذان و اقامت کی آواز سے پست رہے تاکہ دونوں کے درمیان فرق رہے اور درود شریف کو اقامت کا جز نہ سمجھیں۔ اس طرح اذان و اقامت پڑھنے والا خوش نصیب صلوٰۃ و سلام کی برکتوں سے بھی مستفید ہوتا رہے گا۔

.....

انگوٹھے چومنا

سوال اذان میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمِ گرامی مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سُن کر اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگانا کیسا ہے؟

جواب جائز و مستحسن و موجبِ اجر و ثواب ہے اور سرکارِ دو جہاں، رحمتِ عالمیاں، شفیع

①.....رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب نص العلماء علی استحباب۔۔ الخ، ۲/۲۸۱

مُرَبَّانَا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت کی علامت ہے۔

سوال ﴿﴾ اس کا کیا ثبوت ہے؟

جواب ﴿﴾ علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”مستحب یہ ہے کہ جب

پہلی شہادت سے تو کہے: صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اور جب دوسری سُنے تو دونوں انگوٹھے

اپنی دونوں آنکھوں پر لگانے کے بعد کہے: فَكَّرْتُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ

مَتَّبِعْنِي بِالسَّبْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جنت کی طرف اس کے قائد

ہونگے جیسے کہ كُنُزُ الْعِبَاد اور الفتاوی الصوفیة میں ہے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ

جس نے اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ سننے کے بعد اپنے دونوں انگوٹھوں کو بوسہ

دیا تو جنت کی صفوں میں، میں اس کا قائد اور داخل کرنے والا ہوں گا۔⁽¹⁾

سوال ﴿﴾ انگوٹھے چومنے کے بارے میں کوئی واقعہ ہو تو وہ بیان فرمادیں؟

جواب ﴿﴾ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجددِ دین و ملت امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

مسند الفردوس کے حوالے سے فرماتے ہیں: ”حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی

ہے کہ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مؤذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کہتے سنایا یہ دُعا

پڑھی اور دونوں گلے کی انگلیوں کے پورے جانبِ زیریں سے چُوم کر آنکھوں سے لگائے،

اس پر حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے

کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے۔⁽²⁾

①...رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی کراهة تکرار الجماعۃ فی المسجد، ۸۴/۲

②...فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۳۲

سوال اگر یہ دلائل نہ ہوتے تو کیا پھر بھی ایسا کرنا جائز ہوتا؟

جواب جی ہاں! اگر اس کے لئے کوئی خاص دلیل نہ بھی ہو تو شریعت کی طرف سے اس کی ممانعت نہ ہونا ہی اس کے جائز ہونے کے لئے کافی ہے کیونکہ یہ چیزیں اصل کے اعتبار سے جائز ہیں جب تک کہ شریعت منع نہ کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ اذان کے علاوہ بھی محبت و تعظیم کی وجہ سے حضور سرورِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز و مستحسن ہے۔

.....

قبر پر اذان

سوال دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟

جواب دفن کے بعد قبر پر اذان دینا جائز و مستحسن ہے۔

سوال قبر پر اذان دینے کا ثبوت کیا ہے؟

جواب قبر پر اذان دینے کا جواز یقینی ہے کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے اس سے منع نہیں فرمایا اور جس کام سے شرعِ مطہرہ منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہو سکتا۔ نیز احادیث سے ثابت ہے کہ جب مُردے کو قبر میں اتارنے کے بعد منکر نکیر اس کے پاس آکر سوالات کرتے ہیں تو شیطان جو کہ انسان کا اڑی دشمن ہے، مسلمان کو بہکانے کیلئے وہاں بھی آپہنچتا ہے اور یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہے کہ شیطان قبر میں آتا اور مسلمان کو سوالات کے جواب دینے میں پریشانی میں مبتلا کرتا ہے تاکہ یہ سوالات کے جوابات نہ دے کر خائب و خاسر ہو اور جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

چنانچہ روایت میں ہے: ”جب مُردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ شیطان

اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی میں تیرا رب ہوں۔“ اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔^(۱)

اور یہ امر بھی احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ اذان دینے سے شیطان بھاگتا ہے جو نبی اذان کی آواز اس کے کان میں پڑتی ہے جس جگہ اذان دی جا رہی ہو وہاں سے کوسوں دور بھاگ جاتا ہے چنانچہ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روح۔“ اور روح مدینہ سے ۳۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔^(۲)

سوال کیا اذان نماز کے ساتھ خاص ہے؟

جواب نہیں، ایسا نہیں کہ اذان نماز کے ساتھ خاص ہے۔ بعض لوگوں کو اذانِ قبر کے ناجائز ہونے کا شیطانی وسوسہ شاید اس بنا پر آتا ہے کہ لوگ اذان کو نماز کے ساتھ خاص سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ شریعتِ مطہرہ نے نماز کے علاوہ کثیر مقامات پر اذان کو مستحسن جانا ہے جیسے نومولود کے کان اور دفعِ وبا و بلا وغیرہ مواقع میں۔

.....

نماز کے بعد ذکر

سوال کیا نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نماز کے بعد ذکر کرنا شرعاً جائز ہے۔

①..... نوادر الاصول، الاصل الحادی والجمعون والمائتان، ۲/۱۰۲۰، بتغییر، فتاویٰ رضویہ، ۵/۶۵۵

②..... صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل الاذان وھرب۔۔ الخ، ص ۲۰۴، حدیث: ۳۸۸

سوال اسکی کیا دلیل ہے؟

جواب حدیث ۱: صحیح مسلم میں عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پھیر کر بلند آواز سے یہ کلمات پڑھتے تھے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشُّكْرُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔“^(۱)

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ہے: حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے: ”فرائض سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکرُ اللہ کرنا حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں مروج تھا۔“^(۲)

سوال بلند آواز سے ذکر کرتے ہوئے کیا احتیاط پیش نظر رکھی جائے؟

جواب بلند آواز سے ذکر کرنے میں یہ احتیاط پیش نظر رہے کہ سوتے ہوئے لوگوں کی نیند میں خلل نہ آئے یا نمازی یا سلاوت کرنے والے کو تشویش نہ ہو۔

.....

بڑی راتوں میں عبادت

سوال شبِ معراج میں عبادت کرنا کیسا ہے اور اس کی کیا فضیلت ہے؟

جواب شبِ معراج شریف میں عبادت کرنا جائز و مستحسن ہے، اس میں عبادت کرنے

①.... صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة، ص ۲۹۹، حدیث: ۵۹۴

②.... صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة، ص ۲۹۴، حدیث: ۵۸۳

کی فضیلت بیان کرتے ہوئے عارف باللہ شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل فرماتے ہیں: ”رجب میں ایک ایسی رات ہے جس میں عبادت کرنے والے کیلئے سو سال کی نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور یہ رجب کی ستائیسویں رات ہے، جو اس رات بارہ رکعت نوافل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی بھی سورت اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھے اور آخر میں سلام پھیرنے کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سو دفعہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے سو دفعہ استغفار کرے اور نبی پاک صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر سو بار درود پڑھے اور اپنے لیے دنیا و آخرت میں سے جو چاہے مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو بے شک اللہ تعالیٰ اس کی سب دعاؤں کو قبول فرمائے گا، سوائے اس دعا کے جو گناہ کی ہو، اس روایت کو امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ”شعب الایمان“ میں ابان سے اور انہوں نے حضرت سَيِّدُنَا نَسْرَفِیْنِ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کیا۔“ (1)

سوال: شبِ براءت کی فضیلت و اہمیت کیا ہے؟

جواب: اس کی فضیلت میں متعدد احادیث مروی ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو رات کو جاگا کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو جب سورج غروب ہوتا ہے تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزلِ رحمت فرماتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا تاکہ میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی رزق طلب کرنے والا تاکہ میں اس کو رزق دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ تاکہ میں اس کو اس سے نجات دوں۔ یہ اعلانِ طلوعِ فجر تک ہوتا رہتا ہے۔ (2)

①..... ماہیت بالنسب، ص ۱۵۰، شعب الایمان، باب فی الصیام، تخصیص شہر رجب بالذکر، ۳/۳۷۳، حدیث: ۳۸۱۲

②..... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۲/۱۶۰، حدیث: ۱۳۸۸

اسی طرح اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور کو اپنے بستر پر نہ پایا تو میں حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکلی میں نے حضور عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ کو جِئْتُ الْبَيْتِ میں پایا، حضور سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اللَّهُ تَعَالَى نِصْفُ شَعْبَانَ كِي رَاتِ كُو آسْمَانِ دُنْيَا كِي طَرَفِ نُزُولِ رَحْمَتِ فَرَمَاتَا هِي اُور قَبِيلَةَ بَنِي كَلْبِ كِي بَكْرِيُوں كِي بَالُوں سِي بِي هِي زِيَادَه لُو گُوں كُو بَحْشِ دِيْتَا هِي۔“ (1)

سوال بڑی راتوں میں جمع ہو کر عبادت کرنا کیسا ہے؟

جواب جائز و مستحسن ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں بحوالہ لَطَائِفُ الْمَعَارِفِ ہے: ”اہلِ شَامِ مِیں آئمہ تابعین مثل خالد بن معدان و امام مکحول و لقمان بن عامر و غیر ہُم (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِم) شبِ بَرَاءتِ كِي تَعْظِيمِ اُور اِس رَاتِ عِبَادتِ مِیں كُو شَشِ عَظِيمِ كَرْتِي اُور اِنھِيں سِي لُو گُوں نِي اِس كَا فَضْلِ مَانْنَا اُور اِس كِي تَعْظِيمِ كَرْنَا اَخْذِ كِيَا هِي۔“ (2)

سوال ان راتوں میں مساجد کو سجانا کیسا ہے؟

جواب جائز و مستحسن ہے کیونکہ اس سے مقصود اس رات کی تعظیم ہوتا ہے اور بحوالہ لَطَائِفُ الْمَعَارِفِ گزر چکا کہ آئمہ تابعین اس رات کی تعظیم کیا کرتے تھے۔

.....

شِرْكُ وَبَدْعَاتُ

سوال شرک کسے کہتے ہیں؟

①.... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، ۱۸۳/۲، حدیث: ۷۳۹

②.... فتاویٰ رضویہ، ۷/۳۳۳

جواب شرک کہتے ہیں کسی کو اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت میں شریک ماننا یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس کی مثل کسی دوسرے کی ذات کو ماننا یا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق سمجھنا۔ مزید اس کو اس طرح سمجھیں کہ شرک توحید کی ضد ہے اور کسی شے کی حقیقت اس کی ضد سے پہچانی جاتی ہے لہذا شرک کی حقیقت جاننے کے لئے توحید کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔

”توحید کا معنی اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو اس کی ذات اور صفات میں شریک سے پاک ماننا یعنی جیسا اللہ تعالیٰ ہے ویسا ہم کسی کو نہ مانیں اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی دوسرے کو ”اللہ“ تصور کرتا ہے تو وہ ذات میں شرک کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ جیسی صفات کسی اور کے لئے ماننا یہ صفات میں شرک ہے۔“

سوال شرک کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب شرک کی تین اقسام ہیں :

(۱) جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ وجود میں کسی کا محتاج نہیں ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اس کی صفات بھی ہمیشہ سے ہیں ہمیشہ رہیں گی اس طرح کسی کا وجود ماننا شرک ہے۔

(۲) جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کائنات کا خالق ہے اسی طرح کسی اور کو کائنات کا خالق یا اس کی تخلیق میں شریک ماننا شرک ہے۔

(۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی کو عبادت کے لائق سمجھنا شرک ہے۔

سوال جائز امور کو شرک کہنے والوں سے میل جول رکھنا کیسا؟

جواب جو مسلمان کو مشرک و کافر کہے حدیث شریف میں آیا کہ کفر کہنے والے کی طرف

لوٹتا ہے (1) اس لئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسوں سے جو بلا وجہ مسلمانوں کو بات بات پر شرک و بدعت کے حکم لگاتے ہیں دور رہیں کہ حدیثِ مبارک میں بد مذہبوں سے دور رہنے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، سلام کرنے وغیرہ دیگر معاملات سے منع فرمایا گیا ہے۔

حدیثِ مبارک:

حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بد مذہب سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔“ (2)

سوال بدعت کسے کہتے ہیں؟

جواب بدعت سے مراد ہر وہ نیا کام ہے جو سرکارِ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک دور میں نہ تھا بعد میں کسی نے اس کو شروع کیا، اب اگر یہ کام شریعت سے ٹکراتا ہے تو اس بدعت کو بدعتِ سَیِّئَہ یعنی بُری بدعت کہتے ہیں، اسی کے بارے میں سرکارِ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مردود ہے اور وہ نیا کام جو قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے اسکو بدعتِ مُبَاحَہ یا حَسَنَہ یعنی اچھی بدعت کہتے ہیں یعنی حکم کے اعتبار سے مُباح ہے تو مُبَاحَہ اور مستحسن ہے تو حَسَنَہ بلکہ بعض بدعاتِ حَسَنَہ تو واجبہ بھی ہوتی ہیں جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

سوال اچھی بدعت پر عمل کرنا کیسا؟

جواب اچھی بدعت کو بدعتِ حَسَنَہ کہا جاتا ہے اس پر عمل کرنا کبھی واجب، کبھی مستحب ہوتا ہے اور اچھا طریقہ جاری کرنے والا اجر و ثواب کا حقدار ہے جیسا کہ حدیثِ مبارک میں

① ... صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لأخيه المسلم: یا کافر، ص ۵۱، حدیث: ۶۰

② ... صحیح مسلم، مقدمہ، باب النہی عن رویۃ عن الضعفاء۔۔ الخ، ص ۹، حدیث: ۷

ہے: ”جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی اور جو شخص اسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ آئے گی۔“ (1)

سوال اچھی بدعت یعنی بدعتِ حسنہ پر کوئی واقعہ بھی ارشاد فرمادیں؟

جواب حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے زمانے تک مسلمان تنہا کیلے کیلے نماز تراویح پڑھا کرتے تھے، حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسجد کے پاس سے گزرے اور ان کو تنہا تراویح پڑھتے دیکھا تو سب کو ایک جگہ جمع کیا اور تراویح کی جماعت شروع کروائی اور حضرت اُبی بن کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ان کا امام مقرر کیا اور پھر یہ الفاظ ارشاد فرمائے: نِعْبَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ یعنی یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے۔ (2)

سوال بدعت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب بدعت کی تین قسمیں ہیں: (1) بدعتِ حسنہ (2) بدعتِ سنیہ (3) بدعتِ مُباحہ
بدعتِ حسنہ: وہ بدعت ہے جو قرآن و حدیث کے اصول و قواعد کے مطابق ہو اور شریعت کی نگاہ میں اس پر عمل کرنا ضروری ہو یا بہتر، اس کی دو قسمیں ہیں:
(1) بدعتِ واجبہ جیسے: قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے علمِ نحو کا سیکھنا اور گمراہ فرقوں پر ردّ کے لئے دلائل قائم کرنا۔

1. صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الحنف علی الصدقة ولو بشق تمرۃ۔۔ الخ، ص ۵۰۸، حدیث: ۱۰۱۷

2. مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلاة، باب قیام شہر رمضان، الفصل الثالث، ۱/۲۵۴، حدیث: ۱۳۰۱، ملخصاً

(۲) بدعتِ مستحبرہ جیسے: مدرسوں کی تعمیر اور ہر وہ نیک کام جس کا رواج ابتدائی زمانہ میں نہیں تھا جیسے محفلِ میلاد شریف وغیرہ۔

بدعتِ سیئہ: وہ بدعت ہے جو قرآن و حدیث کے اُصول و قواعد کے مخالف ہو، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) بدعتِ محرّمہ، جیسے بُرے عقائد

(۲) بدعتِ مکروہہ، جیسے گناہوں کے نئے نئے انداز

بدعتِ مباحہ: وہ بدعت ہے جو حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو اور حکمِ شریعت کے خلاف نہ ہو اور کرنے والا ثواب کا حقدار بھی نہ ہو جیسے عمدہ عمدہ کھانے وغیرہ۔

سوال: کچھ ایسے معاملات کی مثالیں بیان فرمادیں جو عہدِ رسالت میں نہ تھیں اور مسلمانوں نے بعد میں ایجاد کیں اور اس کو اچھا بھی سمجھتے ہیں؟

جواب: اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی جماعت شروع کروائی لیکن حضور ﷺ نے

تعالیٰ عنہ و آلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک زمانے میں ایسا نہیں ہوا تھا۔

(۲) ... قرآنِ پاک کے اوپر نقطے و اعراب حجاج بن یوسف کے دور میں لگے ہیں چاروں

صحابہ علیہم السلام نے یہ کام نہیں کیا جو اس نے کروایا اور اس پر کسی عالم نے انکار بھی نہیں

کیا علمائے حق کی اجازت و تحسین کی بناء پر یہ عمل بھی مستحسن ہے۔

(۳) ... مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لئے محراب بنانا ولید مروانی کے دور میں سیدنا

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کیا تھا۔

(۴) ... چھ کلمے، اس طرح حضور ﷺ کے مقدّس دور میں مرتب نہ

تھے۔ لیکن ان کاموں کو کوئی گناہ نہیں کہتا اور نہ ہی کوئی منع کرتا ہے آخر کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ممانعت کی دلیل موجود نہیں ہے اگرچہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یا صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے زمانے میں بعض کام نہیں ہوئے مگر چونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے ان سے منع بھی تو نہیں فرمایا ہے لہذا یہ کام کرنا، جائز ہے۔

.....

میلاد شریف منانا

سوال میلاد شریف منانا کیسا ہے؟

جواب میلاد شریف منانا جائز اور مستحسن یعنی بہت اچھا کام ہے۔

سوال میلاد شریف میں کیا ہوتا ہے؟

جواب میلاد عرفِ عام میں ذکرِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام ہے خواہ دو آدمی مل کر کریں یا ہزاروں اور لاکھوں۔ اس محفل میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی جاتی ہے، تلاوتِ قرآن مجید ہوتی ہے اور ذکرِ حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہوتا ہے اور ان کی نعتیں پڑھی جاتی ہیں اور ان پر صلوة و سلام پیش کیا جاتا ہے۔

سوال میلاد شریف منانے کا ثبوت کیا ہے؟

جواب میلاد کا جواز بکثرت آیات و احادیث اور سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہے۔ اگرچہ جواز کے لئے یہ دلیل بھی کافی ہے کہ اس کی ممانعت شرع سے ثابت نہیں ہے اور جس کام سے اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع نہیں فرمایا وہ کسی کے منع کرنے سے ممنوع نہیں ہو سکتا۔ آیاتِ قرآن مجید آقائے نامد ار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کے ذکرِ خیر سے مالا مال ہیں: چنانچہ پارہ 11 سورہ یونس کی آیت 58 میں ارشاد

ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ تُرْجَى كُنْزُ الْإِيمَانِ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور
قَلْبُكُمْ حُوطًا (پ ۱۱، یونس: ۵۸) اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ فضل و رحمت پر خوشی کرنا چاہیے لہذا مسلمان حضورِ انور، شافع
مختر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فضل و رحمت جان کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کر
کے خوشی مناتے ہیں اور یہ حکمِ الہی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (پ ۳۰، الضحیٰ: ۱۱) خوب چرچا کرو۔
ترجہ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا

نبی کریم، رءوف رحیم، حلیم کریم عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت
ہیں اور نعمتِ الہی کا چرچا کرنا حکمِ خداوندی ہے۔ لہذا مسلمان حبیبِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ
تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نعمتِ الہی سمجھتے ہوئے محفلِ میلاد کی صورت میں اس کا چرچا کرتے ہیں۔

سوال اس ضمن میں حدیث میں کوئی واقعہ مذکور ہو تو وہ بھی بیان فرمادیں؟

جواب بخاری شریف میں ہے: ”حضرت عُروہ فرماتے ہیں: ثُوْبَيْبَةُ ابُو لَهَبِ كِي بَانْدِي تَحِي
جسے اس نے (حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیدائش کی خوشی میں) آزاد کر دیا تھا۔ اس نے
حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دودھ بھی پلایا۔ ابو لہب کے مرنے کے بعد اسکے بعض
اہل (حضرت عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ) نے اسے بہت بُری حالت میں خواب میں دیکھا اور اس
سے پوچھا مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ ابو لہب نے کہا: تم سے جُدا ہو کر میں نے کوئی
راحت نہیں پائی سوائے اسکے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں اس لیے کہ میں نے

(حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیدائش کی خوشی میں) شُوْبِیْہ کو آزاد کیا تھا۔^(۱)

شرح حدیث: امام قسطلانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ابنِ جَزْرِي نے کہا: شبِ میلاد کی خوشی کی وجہ سے جب ابو لہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اسکے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے حالانکہ ابو لہب ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی مومن و مؤخّذ کا کیا حال ہو گا جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت اور طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے۔ قسم ہے میری عمر کی! اسکی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضلِ عمیم سے جناتِ نعیم میں داخل کرے۔^(۲)

سوال کیا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات کے حوالے سے بھی ولادت کی خوشی منانے کا ثبوت ملتا ہے؟

جواب جی ہاں! خود نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ولادت کی خوشی منائی جیسا کہ امام مسلم رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سیدنا ابو قتادہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پیر شریف کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: فِيْہِ وُلِدْتُ وَفِيْہِ اُنزِلَ عَلَیَّ اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔^(۳)

نیز میلاد منانا آج کی ایجاد نہیں مسلمان صدیوں سے میلاد مناتے آئے ہیں، چنانچہ ملا علی قاری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ اور علامہ برہان الدین حلبی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”مسلمان تمام

① صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب (وامہاتکم اللاق ارضعنکم)، ۳/۳۳۳، حدیث: ۵۱۰۱، عمدۃ القاری،

۳۴/۱۲-۳۵، تحت الحدیث: ۱۵۰۱

② المواہب اللدنیۃ، ذکر رضاع، ۸/۷

③ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ۔۔ الخ، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۲۲

مقامات اور بڑے بڑے شہروں میں ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی ولادت کے مہینے میں محافل منعقد کرتے رہے ہیں۔^(۱)

سوال ولادتِ مبارکہ کی درست تاریخ کیا ہے؟

جواب حضور ﷺ کی ولادتِ مبارکہ پیر کے دن ہوئی ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور تاریخِ ولادت میں اقوال مختلف ہیں۔ مشہور تاریخ بارہ ربیع الاول ہے ساری دنیا میں اسی تاریخ کو خصوصی اہتمام کے ساتھ جشنِ ولادت منایا جاتا ہے۔

سوال حضور نبی پاک ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کی خوشی میں جلوس نکالنا، چراغاں وغیرہ کرنا کیسا؟

جواب نبی پاک ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے اس دن میں جلوس نکالنے کی وجہ سے آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کیلئے جلوس نکالنا، پرچم لہرانا، اور جلوس میں شرکت کرنا اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چراغاں اور روشنی کرنا جائز و مستحسن ہے۔

سوال مسلمان ولادتِ مبارکہ کے موقع پر جلوس کیوں نکالتے ہیں؟

جواب مسلمان آقا ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے موقع پر آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کیلئے جلوس نکالتے، خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کے لئے جو جائز کام کیا جائے اور اس میں کسی قسم کی خرابی بھی نہ ہو وہ جائز و مستحسن ہے۔

.....

تقلید کی ضرورت و اہمیت

سوال تقلید کی حقیقت اور اس کے ضروری ہونے پر دلائل بیان کر دیجئے؟

جواب ایک سمجھدار بچہ بھی یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایسا شخص جو بالکل جاہل اور آن پڑھ ہے اور اسے اپنے کام سے فرصت بھی نہیں ہے کیا وہ یہ اہلیت و استطاعت رکھ سکتا ہے کہ کتابیں پڑھ کر ہی خود کوئی مسئلہ معلوم کر لے، کجایہ کہ وہ براہِ راست قرآن و حدیث سے مسئلہ نکالے اور اس پر عمل کرے۔ ہر عاقل کے نزدیک اس کا جواب یقیناً نفی میں ہو گا۔ لامحالہ وہ جاہل شخص کسی عالم سے پوچھے گا۔ وہ عالم اگر خود قرآن و حدیث سے مسائل نکالنے کی اہلیت نہیں رکھتا تو وہ اسے ان کتب سے پڑھ کر بتائے گا جس میں کسی عالم مجتہد کے آخذ و مرتب کردہ مسائل لکھے ہوں گے، اور اس مجتہد عالم نے وہ مسائل قرآن و سنت ہی سے نکال کر بیان کئے ہوں گے۔ تو ایک جاہل یا عالم غیر مجتہد جو اجتہاد کے ذریعے خود قرآن و حدیث سے مسائل نکالنے کی اہلیت و صلاحیت ہی نہیں رکھتا اس پر یہ ذمے داری عائد کر دینا کہ وہ خود قرآن و حدیث سے مسائل نکالے اس کے لئے تکالیف ما لا یطاق ہے (یعنی ایسی تکلیف ہے جس کی وہ طاقت و اہلیت ہی نہیں رکھتا)، بلکہ حکم قرآنی کے صریح خلاف ہے۔ معمولاتِ شرعیہ سے قطع نظر کرتے ہوئے جب ہم روزِ مرہ کے حالات اور اپنے طرزِ زندگی پر نظر کرتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر لمحہ تقلید کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے ہیں اس میں عوام و خواص، شہری، دیہاتی ہر طبقہ کے لوگ مساوی حصہ دار ہیں۔ آپ غور کریں کہ ایک بچہ ہوش سنبھالتے ہی اپنے ماں باپ اپنے مرنے کی تقلید کے سہارے پروان چڑھتا ہے، ایک بیمار اپنے معالج کی تقلید کر کے ہی شفاء یاب ہوتا ہے، ایک مستغنی کسی قانون داں وکیل کی تقلید کر کے ہی اپنا حق پاتا ہے، راستہ سے نابلد ایک راہ رو

کسی راستہ بتانے والے کی تقلید کر کے منزل مقصود تک پہنچتا ہے، ایک ناخواندہ اپنے معلم کی تقلید ہی سے صاحب علم و فضل بنتا ہے۔ صنعت و حرفت سے عاری کسی ماہر فن اُستاد کی تقلید کر کے ہی صنعت کار ہوتا ہے یہ وہ روزمرہ کی باتیں ہیں کہ ان سے نہ تو انکار کی کوئی گنجائش ہے اور نہ بحث و تحقیق کی۔۔۔۔ اور یہی تقلید ہے۔^(۱)

سوال چاروں ائمہ میں سے کسی ایک کی تقلید کیوں واجب ہے جب چاروں حق پر ہیں تو چاروں کی تقلید کی اجازت ہونی چاہئے جب چاہیں جس امام کی تقلید کریں؟

جواب بلاشبہ چاروں امام (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین) حق پر ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک امام کی پیروی اس لئے ضروری ہے کہ اگر ایسا نہ ہو تو ہر شخص اپنے نفس کی پیروی کرے گا اور جب دل چاہے گا جس امام کا مسئلہ آسان اور نفس کی خواہش کے مطابق اسے محسوس ہو گا اس پر عمل کر لے گا اور یہ شریعتِ مطہرہ کا مذاق اڑانا ہے کیونکہ بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ بعض ائمہ کے نزدیک حلال اور وہی مسائل بعض ائمہ کے نزدیک حرام ہیں اور یہ نفس کا پیروکار صبح ایک امام کی پیروی کرتے ہوئے ایک مسئلہ کو حرام سمجھ کر اس لئے عمل نہ کرے گا کہ اس میں اس کے نفس کا مفاد نہیں ہے اور جب شام کو بلکہ اسی لمحے اس میں اپنا مفاد نظر آئے گا تو دوسرے امام کا مذہب اختیار کرتے ہوئے اسی مسئلہ کو اپنے لئے حلال کر لے گا اور اس طرح فقط خواہشِ نفس کی بنیاد پر احکامِ شریعیہ کو کھیل بنا کر پامال کرتا پھرے گا اس لئے انسان کو خواہشِ نفس پر عمل کرنے کے بجائے دین و شریعت پر عمل کرنے کیلئے کسی ایک امام مجتہد کا مقلد ہونا ضروری

①..... مقالاتِ شارح بخاری، ۱/ ۲۵۳، خلاصاً

ہے ورنہ وہ فلاح و ہدایت ہرگز نہ پاسکے گا۔

اس کو ایک ذیادوی مثال سے یوں سمجھیں کہ اگر کسی منزل پر پہنچنے کے مختلف راستے ہوں تو منزل پر وہی شخص پہنچے گا جو ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرے اور جو کبھی ایک راستہ پر چلے، کبھی دوسرے راستہ پر، پھر تیسرے پر پھر چوتھے پر تو ایسا شخص راستہ ہی ناپتا رہ جائے گا کبھی منزل تک نہیں پہنچ سکے گا یہی حال اس شخص کا ہو گا جو کسی ایک امام کی تقلید کا دامن نہ تھام لے بلکہ کسی مسئلہ میں کبھی کسی امام کی پیروی کرے اور کبھی دوسرے کی، پھر تیسرے کی پھر چوتھے کی تو وہ منزلِ آخرت جو کہ جنت ہے اس تک نہیں پہنچ سکے گا بلکہ خواہشِ نفس کی خاطر راستہ ناپتا ہی رہ جائے گا اور راہِ منزل سے گم ہو کر گمراہی و اندھیرے میں جا پڑے گا۔

سوال اگر تقلیدِ ضروری ہے تو صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے زمانہ میں تقلید کیوں نہیں ہوئی؟

جواب صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ظاہری زندگی میں درپیش مسائل سے متعلق نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اس کا حکم پوچھ لیا کرتے تھے اور بسا اوقات جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سوال کرنا ممکن نہ ہوتا تو صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اجتہاد کر کے حکمِ شرعی پر عمل فرماتے تھے۔ اجتہاد کی اصل مشہور حدیث شریف ہے حضرت معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے اَوَّلًا حَدِيثِ شَرِيفِ كَامَتْنِ اَوْر اِس كَا تَرْجَمَه مَلَا حَظَه كَيْجِي۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: "كَيْفَ تَمُضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟" قَالَ:

أَفْضَى بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ: "فَإِنَّ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟" قَالَ: فَمَسْتَنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَإِنَّ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ؟" قَالَ: أَجْتَهْدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدْرِهِ وَ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ". رواه الترمذی و أبو داؤد و الدارمی

یعنی روایت ہے حضرت معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کہ رسولُ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: جب تمہیں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو کس طرح فیصلے کرو گے، عرض کیا: اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ، عرض کیا: تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنت سے فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر تم رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنت میں بھی نہ پاؤ، عرض کیا: اپنی رائے سے قیاس کروں گا اور کوتاہی نہ کروں گا، فرماتے ہیں: تب رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا (تھپکی دی) اور فرمایا: شکر ہے اس کا جس نے رسول اللہ کے رسول کو اس کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔⁽¹⁾ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی) (بحوالہ مشکوٰۃ)

مزید مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: صحابہ کرام کو کسی کی تقلید کی ضرورت نہ تھی وہ تو حضور عَلَيْهِ السَّلَامُ کی صحبت کی برکت سے تمام مسلمانوں کے امام اور پیشوا ہیں کہ ائمہ دین امام اعظم ابوحنیفہ و شافعی وغیرہ وغیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ انکی پیروی کرتے ہیں۔ مشکوٰۃ باب فضائل الصحابة میں ہے: "أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمْ إِقْتَدَيْتُمْ إِهْتَكَيْتُمْ" یعنی

① مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، باب العمل فی القضاء۔۔ الخ، ۱۲/۲، حدیث: ۳۷۷۷

میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جن کی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے۔^(۱) علیہم السلام بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين“ تم لازم پکڑو میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت۔^(۲) یہ سوال تو ایسا ہے جیسے کوئی کہے ہم کسی کے اُمتی نہیں کیونکہ ہمارے نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ کسی کے اُمتی نہ تھے تو اُمتی نہ ہونا سنتِ رسولِ اللہ ہے، اس سے یہ ہی کہا جائے گا کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَامُ تو خود نبی ہیں سب آپ کی اُمت ہیں وہ کس کے اُمتی ہوتے ہم کو اُمتی ہونا ضروری ہے ایسے ہی صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ تمام کے امام ہیں ان کا کون مسلمان امام ہوتا۔ نہر سے پانی اس کھیت کو دیا جاوے گا جو دریا سے دور ہو، بکترین کی آواز پر وہی نماز پڑھے گا جو امام سے دور ہو، لبِ دریا کے کھیتوں کو نہر کی ضرورت نہیں، صفِ اول کے مقتدیوں کو بکترین کی ضرورت نہیں، صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ صفِ اول کے مقتدی ہیں وہ بلا واسطہ سینہ پاکِ مصطفیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ سے فیض لینے والے ہیں ہم چونکہ اس بحر سے دور ہیں لہذا کسی نہر کے حاجتمند ہیں، پھر سمندر سے ہزار ہا دریا جاری ہوتے ہیں جن سب میں پانی تو سمندر ہی کا ہے مگر ان سب کے نام اور راستے جدا ہیں کوئی گنگا کہلاتا ہے کوئی جمنہ، ایسے ہی حضور عَلَیْہِ السَّلَامُ آبِ رَحْمَتِ کے سمندر ہیں اس سینہ میں سے جو نہر امام ابوحنیفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سینہ سے ہوتی ہوئی آئی اسے حنفی کہا گیا جو امام مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سینہ سے آئی وہ مذہبِ مالکی کہلایا، پانی سب کا ایک ہے مگر نام جدا گانہ اور ان نہروں کی ہمیں ضرورت پڑی نہ کہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو جیسے حدیث کی اسناد ہمارے لئے

①.....مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، ۲/۴۱۲، حدیث: ۲۰۱۸

②.....مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۳، حدیث: ۱۶۵

ہے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے لئے نہیں۔^(۱)

سوال چاروں ائمہ کے علاوہ کسی اور امام کی تقلید اب کیوں نہیں ہو سکتی؟

جواب چاروں ائمہ میں سے کسی ایک امام کا مقلد ہونا ضروری ہے کیونکہ اب حق انہیں چاروں میں منحصر ہے کیونکہ ان ائمہ اربعہ کے اقوال ہی صحیح اسناد کے ساتھ مروی ہیں اور صرف انکے مذاہب ہی مُتَّفَح ہیں جبکہ سلف میں ائمہ اربعہ کے علاوہ دیگر مجتہدین کے اقوال نہ تو اسنادِ صحیح کے ساتھ مروی ہیں نہ کتبِ مشہورہ میں جمعیت کے ساتھ مُدَوَّن ہیں کہ ان پر اعتماد صحیح ہو اور نہ ہی انکے مذاہب مُتَّفَح ہیں اسی وجہ سے صرف ائمہ اربعہ ہی کے مذاہب لائقِ اعتماد و قابلِ عمل ہیں۔

جیسا کہ علامہ سید احمد مصری طحطاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ لکھتے ہیں: ”هَذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ، قَدْ اجْتَمَعَتْ الْيَوْمَ فِي مَذَاهِبِ اَرْبَعَةٍ وَهُمْ الْحَنَفِيُّونَ وَالْمَالِكِيُّونَ وَالشَّافِعِيُّونَ وَالْحَنَبَلِيُّونَ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ خَارِجًا عَنْ هَذِهِ الْاَرْبَعَةِ فِي هَذَا الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ“

یعنی اہل سنت کا گروہ ناجی اب چار مذاہب میں مجتمع ہے وہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی ہیں، ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، آج کے دور میں جو ان چار مذاہب سے خارج ہو بدعتی اور جہنمی ہے۔^(۲)

.....

① جاء الحق، حصہ اول، ص ۳۱

② حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الذبائح، ۱۵۳/۴

ماخذ و مراجع

.....	مکتبۃ المدینہ، کراچی	قرآن مجید
مطبوعات / سن طبعات	نام کتاب	مطبوعات / سن طبعات	نام کتاب
مکتبہ امام بخاری، قاہرہ ۱۴۲۹ھ	نوادر الأصول	مکتبۃ المدینہ، کراچی	کنز الإیمان
دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ	المعجم الكبير للطبرانی	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ	التفسیر الكبير
دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ	فردوس الأخبار	دار احیاء التراث العربی، بیروت	روح البیان
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ	شعب الإیمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ	صحیح البخاری
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ	تذکرۃ الحفاظ	دار المغنی، عرب شریف ۱۴۱۹ھ	صحیح مسلم
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ	الفردوس بآئین الخطاب	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ	سنن أبی داود
دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ	مروقات المفاتیح	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۴ھ	سنن الترمذی
کوئٹہ، پاکستان ۱۳۳۲ھ	أشعة اللمعات	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	سنن ابن ماجہ
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ	تاریخ بغداد	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ	السنن
دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ	عبدۃ القاری	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ	مشکاۃ المصابیح
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ	مصنف عبد الرزاق	دار الکتب العربی، بیروت ۱۴۰۷ھ	سنن الدارمی
مکتبۃ المدینہ، کراچی	کتاب العقائد	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ	مجملع الزوائد
دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۶ھ	المواهب اللدنیة	قادی، پبلشر، لاہور	جاء الحق
رضا فاؤنڈیشن، لاہور	الفتاویٰ الرضویة	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	رد المحتار

ماخوذ بالسنۃ	فرید بک	الشفاء للقاہی	مرکز اہل سنت برکات
الدر المختار	دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ	عیاض	رضا، ہند ۱۴۲۳ھ
حاشیۃ الطحاوی	کوئٹہ، پاکستان	رسائل میلاد	قادر رضوی کتب
علی الدر المختار	مقالات شارح	مصطفیٰ	خانہ، لاہور
قانون شریعت	کتبہ، پاکستان	مکتوبات امام ربانی	مکتبہ برکات
تاریخ الطبری	ضیاء القرآن، لاہور	بہار شریعت	المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
انفاس العارفین	فضل نور اکیڈمی گجرات	ہمارا اسلام	فرید بک اسٹال، لاہور

.....

عیب چھپائیے جنت میں جائیے

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (کنز العمال، ج ۳، ص ۱۴۵)

ناہینا کو لے کر چلنے کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو کسی ناہینا کو چالیس قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا اس کے چہرے کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (کنز العمال، ج ۲، ص ۲۵۵)

مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے



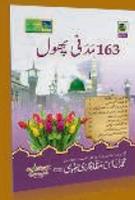
پیشکش: مجلس افتاء و مسائل



نیک نمازی بننے کیلئے

ہر شہرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”گلرمدینہ“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ڈیٹے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-775-3



0126231



MAKTABA DARUL ULOOM
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net